

رباعیات علاء الدین

جلد دوم

پروفیسر واقف



رباعیاتِ عم خیاَم

جلد دوم

از خیام الہند پروفیسر واقف

لکھنؤ - دیال سنگھ (ایوننگ کیمپ) کالج دہلی

ناشران

مشورہ بک ڈپو

رام نگر - گاندھی نگر - پوسٹ بکس 1639 دہلی 6

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پہلا ادیشن ————— اکتوبر ۱۹۶۰ء

جلد دوم

فاشیزم

مشورہ یک ڈپو

رام نگر۔ گاندھی نگر۔ پوسٹ بکس 1639 دہلی ۶

قیمت فی کتاب صرف ایک روپیہ

بیش لفظ و اعتذار

ترجمہ رباعیات عمر خیام کی پہلی جلد جو ایک سو رباعیات سے زیادہ پر مشتمل تھی۔ ملک کے گوشے گوشے میں بے حد مقبول ہوئی جس کے متعلق سینکڑوں خطوط موصول ہو چکے ہیں اور تقاضا کیا گیا ہے کہ رباعیات کی باقی جلدیں بھی جلد سے جلد منظر عام پر لائی جائیں۔

پہلی جلد میں ہندی داں حضرات کو کچھ شکایت رہی کہ ہندی رسم الخط میں بہت زیادہ غلطیاں باقی رہ گئی ہیں۔ جس کا ازالہ اب ایسی صورت میں ممکن تھا کہ اب اس دوسری جلد میں ایسی غلطیوں کا اعادہ نہ ہونے پائے۔ ایک امر خاص کیلئے میں معذرت خواہ ہوں کہ ایڈورڈ فزجرلڈ نے خیام کی اکثر و بیشتر رباعیات کے انگریزی ترجمہ کو اس شدت کیساتھ مغربی ماحول میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے کہ ترجمہ اصل سے کوسوں دور جا پڑا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود کافی چھان بین کے بہت سے تراجم کا پتہ نہ چل سکا کہ وہ کن کن رباعیات کے ہیں۔ اس مجبوری کی بنا پر ایسے تراجم یا اقتباسات جن رباعیات سے قریب تر ہتے ان کو وہیں رکھ دیا گیا ہے۔ اگرچہ مکمل مطابقت نہیں پائی گئی۔ مگر سوائے اس کے چارہ کار نہ تھا۔

واقف

تقریظ

از عالیجناب فضیلت انتساب دیوان آئند کمار
باتقابہ سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی

خیام الہند پروفیسر و آتف مراد آبادی عربی و فارسی کے فاضل ہونے کے
علاوہ ایک بلند پایہ شاعر اور مفکر بھی ہیں۔ کیمپ کا لچ یونیورسٹی میں ایم اے کے درجہ
کو تعلیم دینے کے سلسلے میں وہ مجھ سے بہت قریب رہے ہیں ان کے سلام کا بیشتر حصہ
میں نے سنا ہے اور میری نظر سے گزرا ہے۔ میں بلا خوف و تردید کہہ سکتا ہوں کہ صفوف
شعرا میں وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔ روزمرہ اور محاورات سلاست بیان و سادگی زبان
اور حسن بندش کے اعتبار سے ان کا ایک نہایت وسیع مقام ہے اور اگر سچ پوچھا جائے
تو ان کی قابلیت و قادر الکلامی ہی ان کا پنجاب یونیورسٹی سے منسلک ہونے کا ذریعہ تھی
عمر خیام کا اردو ترجمہ جو انہوں نے رباعیات و قطعات میں کیا ہے۔ اس
کے متعلق صرف اتنا کہ دنیا کافی ہو گا کہ خیام کی روح ہر جگہ گویا نظر آتی ہے بلکہ اکثر
مقامات پر تسکنتی و بے ساختگی خیام کو آئینہ دکھائی نظر آتی ہے۔ مجھے یقین ہے
کہ ان کا یہ ترجمہ نہ صرف موجودہ دور کے لئے بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی ایک
قابلِ فخر سرمایہ ادب قرار پائے گا۔

(آئند کمار)

نا کردہ گنہ در جہاں کیست بگو
 آنکس کہ گنہ نہ کرد چوں زیست بگو
 من بدکنم و تو بد مکانا ست د ہی
 پس فسق نیان من و تو چہیت بگو

جرم سے پاک جہاں میں کوئی انسان نہیں
 بے خطا جینے کا دنیا میں تو امکان نہیں
 کیا بُرائی پہ مری تو بھی بُری دے گا سزا
 میرے مالک یہ تری شان کے شایان نہیں

جرم سے پاک جہاں میں کوئی انسان نہیں ।
 بے خطا جینے کا دنیا میں تو امکان نہیں ،
 کیا بُرائی پہ مری تو بھی بُری دے گا سزا ।
 میرے مالک یہ تری شایان کے شایان نہیں ॥

خورشید کند صبح بر بام انگند
 کینسر و روز بادہ در جام انگند
 مے خور کہ منادی سحر گر خیزاں
 آوازہ اشربو - در ایام انگند

اب صبح ہوئی دیر نہ کر جاگ شتاب
 ہنگام صبحی ہے یہی بخواب
 یوں وقت نہ کھو - جلدی سے اٹھ کر پیلے
 خورشید نے خود جام میں ڈھالی ہے شراب

اب سو بھڑی دیر نہ کر جاگ شتاب^۱ !
 ہنگام صبحی ہے یہی بخواب
 یوں وقت نہ کھو جلدی سے اٹھ کر پیلے
 خورشید^۲ نے خود جام میں ڈھالی ہے شراب ۱۱

۱ جلدی ۲ سورج

Awake ! for Morning in the Bowl of Night
 Has flung the Stone that Puts the Stars to Flight
 And Lo ! the Hunter of the East has caught
 The Sultan's Turret in a Noose of Light.



اے آنکھ گزیدہ جہانی تو مرا
 خوشتر ز دل و دیدہ و جانی تو مرا
 از جاں صنما ! عزیز تر چیز سے نیست
 صد بار عزیز تر از آنی تو سرا

تجھ سا بے مثل دو عالم میں کوئی اور کہاں
 نور آنکھوں میں صفا دل میں ہے تجھ سے مرکیاں
 جان سے زیادہ جو سچ پوچھے کوئی چیز نہیں
 ہوں جو سو جانیں تو مدتے کروں اے جانِ جہاں

تو سے بے مثال ہوں آلاَم میں کوئی اور کہاں !
 نور آنکھوں میں صفا دل میں ہے تو سے میری جیسا ،
 جان سے زیادہ جو سچ پوچھے کوئی چیز نہیں !
 ہوں جو سب جانیں تو مدتے کروں اے جانِ جہاں ۱۱

دانی کہ چہ مدتیںست اے دلبرِ ما
 یا این جہتے کہ رفتہ از برِ ما
 خود کس نہ فرستی و نہ پُرسی ہرگز
 تا بے تو چہا۔ می گذرد بر سرِ ما

مدتیں گزریں جدائی کو تری جانِ جہاں
 دور بھیجا مجھے اور آپ ہوا ایسا نہاں
 کچھ خبر اپنی نہ دی پوچھا نہ احوالِ مرا
 اب تہ پوچھوں تو میں کس سے جو ڈھونڈوں تو کہاں

مدتیں گزریں جدائی کو تیری جانے جہاں ।
 دور بھیجا مجھے اور آپ دھڑا ایسا نہاں^۱ ،
 کچھ خبر اپنی نہ دی پوچھا نہ احوالِ میرا ।
 اب پتا پوچھوں تو میں کس سے جو ڈھونڈوں تو کہاں ॥

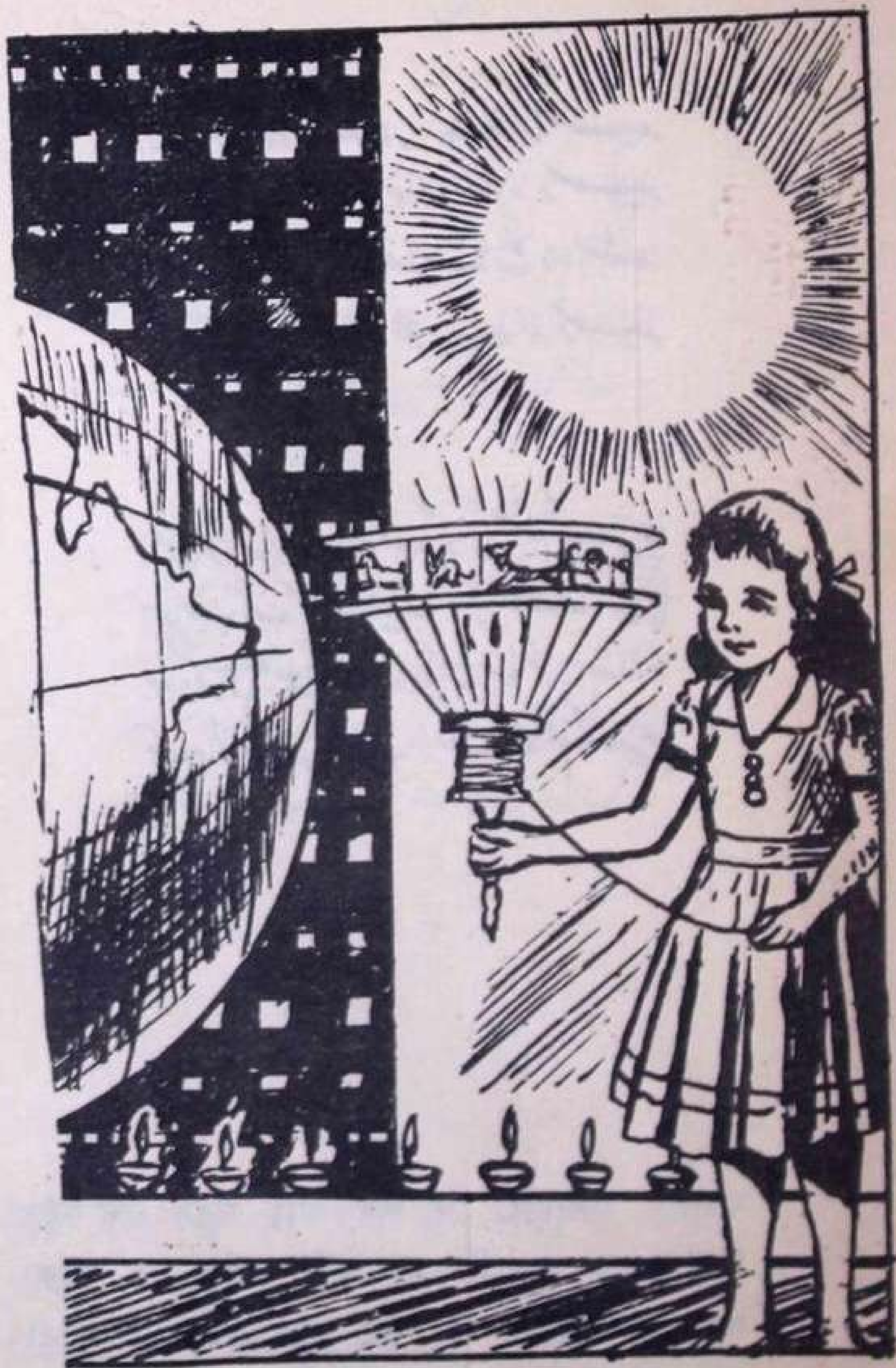
ایں چرخِ فلک کہ کا در و حیرانیم
 فانوسِ خیال از دُشائے دانیسم
 خورشید چراغِ داں و عالمِ فانوس
 ما چوں صورتِ کائنات و حیرانیم

کچھ غور یہ کھلتا ہے - حقیقی احوال
 یہ گر و شمسِ دوراں بھی ہے فانوسِ خیال
 خورشیدِ شمع جس کی ہے - عالمِ فانوس
 ہم رقص میں پتلی کے تماشے کی مثال

कुछ गौर वे खुलता है हकीकी अहवाल ।
 यह गरदिशे दौरां भी है फानूसे खयाल ,
 खुरशीद शमा जिस के है आलमे फानूस ।
 हम रकस^१ में पुतली के तमाशे की मिसाल ॥

१ नाच

For in and out, Above, About, Below
 This nothing but a magic shadow show
 Play'd in a box whose candle is the Sun
 Round which we phantom figures come and go.



درد ہر کے بہ گلزار سے نہ رسید
 تا بردش از زمانہ خار سے نہ رسید
 در شانہ بگر کہ تا بعد شاخ نہ شد
 دستش بہ بر زلف نگار سے نہ رسید

امن و آسانی سے کب کوئی صنم تک پہنچا
 ہجر جب تک کہ نہ پایاںِ الم تک پہنچا
 جب کڑی جھیل کے صد چاک بنا خودِ شانہ
 تب بہ توتیر و طرب زلف کے خم تک پہنچا

اُمنو آسانی سے کب کوئی صنم تک پہنچا ।
 ہجر^۱ جب تک کہ نہ پایاںِ الم تک پہنچا
 جب کڑی جھیل کے صد چاک بنا خودِ شانہ ।
 تب وہ توتیر و طرب زلف کے خم تک پہنچا ॥

برپائے تو بوسہ دادن اسے شمع طرب
 بہ زان باشد کہ دیگران بر لب
 دست من و دامن خیالست ہر روز
 پائے من و جستن وصالست ہر شب

لوگ مرتے ہیں کہ مل جائے صنم کا بوسہ
 ہم کو تو بس ہے تیرے نقش قدم کا بوسہ
 روز ہی تیرے تصور سے ہے دنیا آباد
 نگ در پر ہی ہے محرابِ حرم کا بوسہ

لوگ مارتے ہیں کہ مل جائے صنم کا بوسا ।
 ہمکو تو بس ہے تیرے نقشہ کدم^۱ کا بوسا
 رोज ہی تیرے तसवुर^۲ से है दुनिया आबाद ।
 संगे दर पर ही है महराब^۳ हरम का बوسा ॥

۱ نشان ۲ خیال ۳ ستون

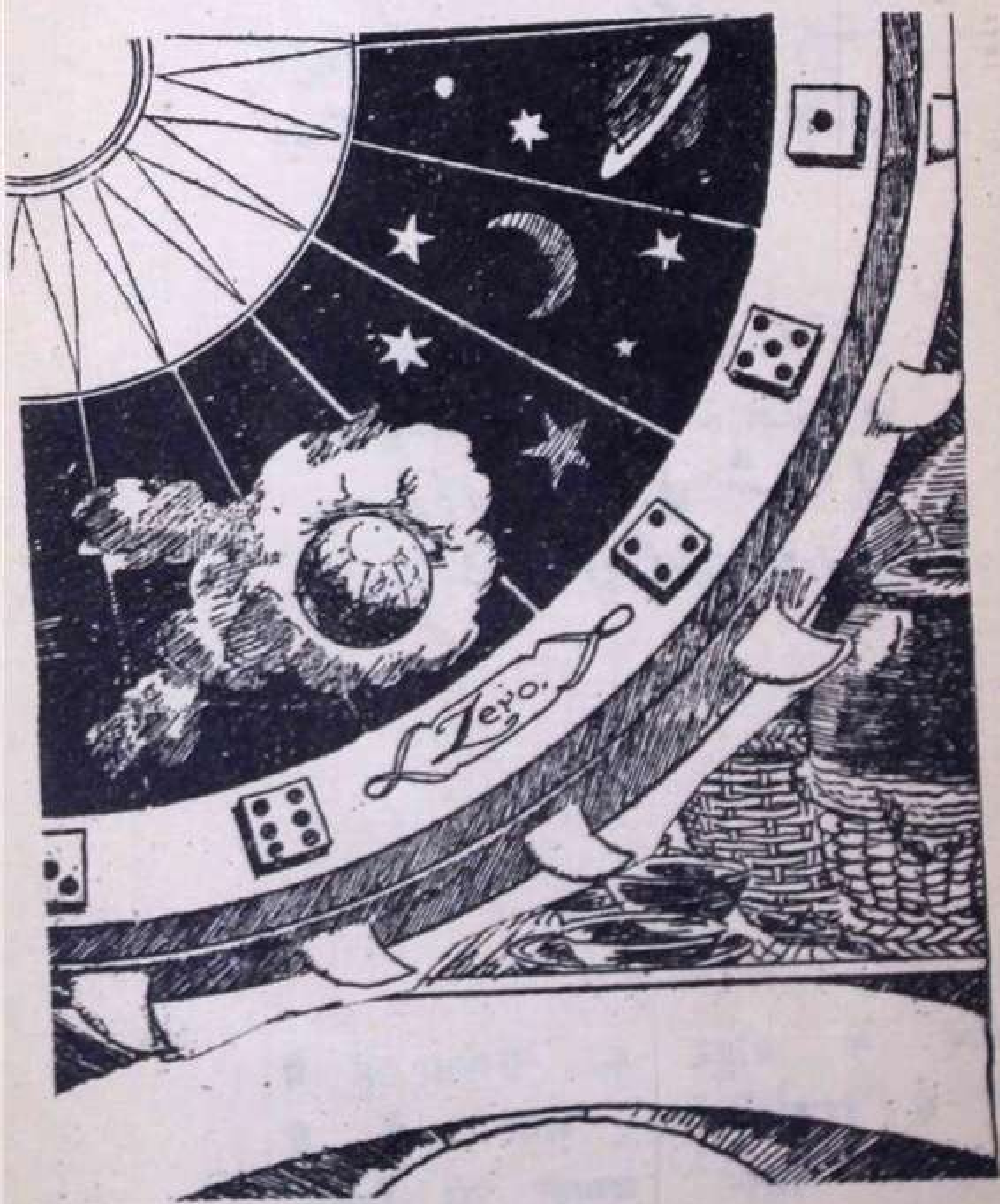
در لوح نشان بودینها بود است
 پیوسته قلم ز نیک و بد آسود است
 اندر تقدیر آنچه بایست بداد
 غم خوردن و کوشیدن مایه بود است

لوح محفوظ میں جو لکھی گئیں تقدیریں
 مٹنے والی نہیں تا حشر یہ سب تحریریں
 ہے یہ منشائے مشیت پہ مناسب تقسیم
 فکر بیکار ہے، ناکام یہاں تدبیریں

لوہے^۱ مہفُوج میں جو لکھی گئی تھیں تقدیریں ۔
 مٹنے والی نہیں تا ہشر^۲ یہ سب تحریریں ،
 ہے یہ منشای مَشِیت^۳ پہ مناسب تقسیم ۔
 فکر بیکار ہے ناکام یہاں تدبیریں ॥

۱ کِسَمَت کا لَکھ ۲ پَرلَی ۳ کُدرت

The moving finger writes, and having write
 Moves on nor all the piety nor wit
 Shall lure it back to cancel half a line
 Nor all thy tears wash out a word of it.



مقصود زجہ آفرینش مایم
 در جسم خود - جو سرینش مایم
 ای دائرہ جہاں چو انگشتری ست
 بے بیچ شکے نقش و نگینش مایم

تخلیق کے جوہر کا خزینہ⁺ ہوں میں - ہم میں
 صناع کے عرفان کا زینہ ہوں میں
 ہے دائرہ دہرا نگونگی کی مثال
 جس کے لئے بے مثل نگینہ ہوں میں

تخلیق کے جواہر کا خزانہ ہوں میں
 صنایع کے عرفان^۱ کا جواہر ہوں میں
 ہے دائرہ دہرا^۲ انگوٹھی کی مثال
 جس کے لئے بے مثال نگینہ ہوں میں ॥

مے قوت جسم دوست جانست مرا
 مے کاشف اسرار نہانست مرا
 دیگر طلب دنیا و عقبے نہ کنم
 یک جرعه پُر - از ہر دو جہانست مرا

کیا کاشف اسرار نہاں کی قیمت
 اس مے کے لئے دوں دل و جاں کی قیمت
 میں رند ہوں عقبے کا خاں
 اک جام ہے میرا دو جہاں کی قیمت

کیا کاشف اسرارے نہاں کی قیمت ।
 اس مے کے لئے دوں دلوں جاں کی قیمت ،
 میں رند ہوں اکبر کا خریدار نہیں ।
 اک جام ہے میرا دو جہاں کی قیمت ،

در دائرہ سپہر ناپید اغور
جامیست کہ جلد را پشانت بہ دور
نوبت چوبہ دور تو رسد آہ ممکن
بی نوش بخوش دلی کہ دورست نہ جور

دور گردوں کی حقیقت پہ نہیں ممکن غور
وہ جام یہ ہے جس کا ہے اک عامی دور
باری بخوتزی آئے تو انکار نہ کر
خوش ہو کے چڑھا دور ہے نادان نہیں چور

دویر¹ مراد کی ہکوکت پہ نہی ممکن گور ।
وہ جام یہ ہے جس کا ہے اک عامی دور
باری جو تیرا آئے تو انکار نہ کر ।
خوش ہو کے چڑھا دور ہے نادان نہیں چور² ॥

کسمت کا چکر ۲ جولم

While the rose blows along the river brink
With old khayyam the ruby vintage drink
And when the angel with his darker draught
Draws up to thee — take that, and do not shrink.



ما یتیم نہادہ سر پہ فرمانِ شراب
 جاں کردہ فدائے لبِ خندانِ شراب
 ہم ساقیِ ما۔ خلقِ مسراچی در دست
 ہم بر لبِ ساغر آمدہ جانِ شراب

زندگی اور سب اعمال بہ فرمانِ شراب
 صدقے سو جانیں کروں بر لبِ خندانِ شراب
 ارے ساقی نے دبا ڈالا مسراچی کا گلا
 لبِ ساغر پہ وہ کھینچ آئی غضبِ جانِ شراب

زندگی اور سب اعمال بہ فرمانِ شراب ।
 دیکھے سوائے جانے کھنڈے بھر لبے سینہ دانی۱ شراب ،
 ارے ساقی نے دبا ڈالا مسراچی کا گلا ।
 لبِ ساغر پہ وہ کھینچ آئی غضبِ جانِ شراب ॥

مادے و معشوق۔ دریں کینچ خسراب
جان و دل و جام و جامہ در رہن شراب
فارغ ز امید رحمت و بیم عذاب
آزادہ ز خاک و باد آتش و آب

دل و دس یح کے شغل سے گلجام کے ساتھ
پڑ رہوں گوشت گنہگار میں آرام کے ساتھ
کوئی رحمت کی تمنا ہو نہ کچھ خوف عذاب
ماسوا سے نہ علاوہ رہے اک جام کے ساتھ

دیلو دیں بے چارے کے ہاگالے مہرے گولفام کے ساتھ
بڑھ رہے گوشاۓ^۱ گونامی میں آرام کے ساتھ
کوئی رحمت کی تمنا ہو نہ کچھ خوف عذاب^۲
کا سوا سے نہ علاوہ رہے اک جام کے ساتھ ॥

۱ کنارے ۲ موسیبت

آغازِ دواں گشتنِ این زریں طاس
 و انجامِ و خرابیِ چنین نیک اس
 دانستہ نمی شود - به معیارِ عقول
 سنجیدہ نمی شود - به مقیاسِ قیاس

چرخ پر شمس و قمر گھومتے ہیں مثل طاس
 کیوں عیاں ہو کے نہاں ہوتے ہیں یہ نیک اس
 رمزِ جانا نہیں جاتا ہے بہ معیارِ عقول
 رازِ سمجھا نہیں جاتا ہے - بہ مقیاسِ قیاس

چرخ^۱ پر شمسو کمرِ غومتے ہیں میلے تاس^۲ ।
 کیوں اُریا ہو کے نہاں ہوتے ہیں یہ نیک اُساس ،
 رمزِ جانا نہیں جاتا وہ معیارے اُکھول ।
 رازِ سمجھا نہیں جاتا ہے وہ مکیاس سے کیا اس ॥

مکاش ۲ مہور

Would but some winged Angel ere too late
 Arrest the yet unfolded Roll of Fate,
 And make the stern Recorder otherwise
 Enregister, or quite obliterate !



ساقی نظرے یہ بکیاں بہرِ خدا
 بسکن تپِ مایہِ اہوساں بہرِ خدا
 ماہیِ مردہ ایم و تو آبِ حیات
 مارا بہ وصالِ خوردِ رساں بہرِ خدا

زندگیس جو ہیں اُن پر بھی نظر اے ساقی
 کوزے ہم تشنہ دہانوں کے بھی بھر اے ساقی
 ہم ہیں گر ماہی بے آب تو۔ تو آبِ حیات
 زندگی بخش دے ہاں بارِ دیگر اے ساقی

ریند بکس جو ہیں ان پر بھی نظر اے ساکی ।
 کوزے ہم تیشنا^۱ بھانوں کے بھی भर اے ساکی ،
 ہم ہیں گر ماہی بے آب تو تو آبِ حیات ।
 زندگی بخش دے ہاں بارے دیگر اے ساکی ॥

امروز کہ آدینہ مراد نام است
 مے نوش کن از قدح چہ جائے جام است
 ہر روز اگر یک قدح مے میخوردی
 امروز دو خور کہ سید الایام است

ساقی تجھے بھی جمعہ کا لازم ہے احترام
 کر خُم کی بات رہنے دے سنگوالے اپنے جام
 وہی داروں میں یہ عید ہے ہفتہ کی اس لئے
 منہ سے سبوں لک کے لٹھا دے نہ ہاتھ تھام

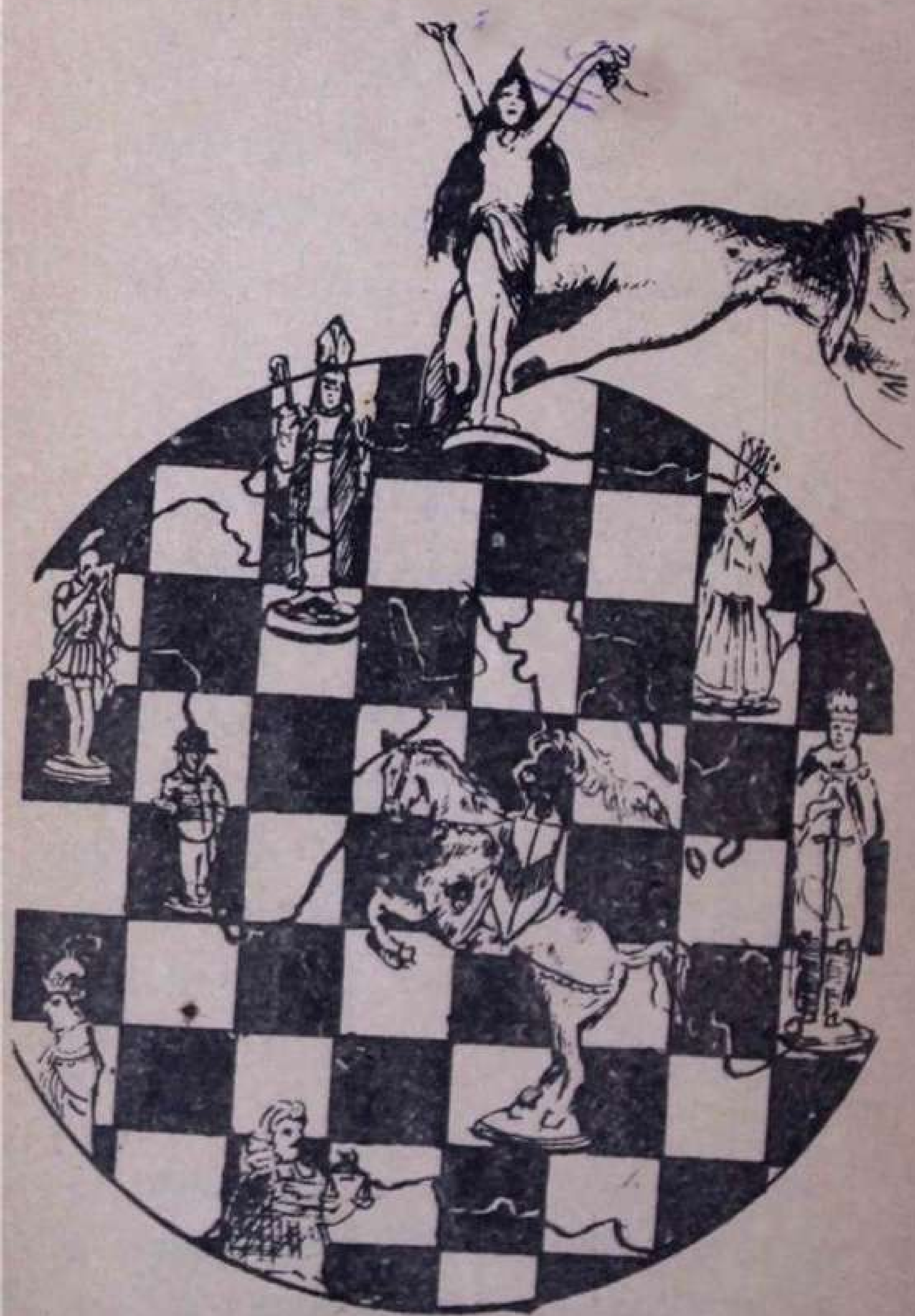
ساکیا تو مے ہی جُم کا لازم ہے اہتارام ।
 کر خُم کی بات رہنے دے سنگوالے اپنے جام ،
 دیواروں میں یہ عید ہے ہفتہ کی اس لئے ۔
 منہ سے سبوں لگا کے لٹھا دے نہ ہاتھ تھام ॥

فرزین صفت اگر مست غمہات شدم
 را از اسپ پیادہ - از جفاہات شدم
 از بازی نیل و شاہ چوں در ماند م
 رخ بر رخ تو نہادہ ام - مات شدم

فرزین کی غلط چال ہی ہیہات ہوئی
 پیادے سے پٹا گھوڑا عجیب بات ہوئی
 لو شاہ گھرا - نیل کے گھر بند ہوئے
 رخ آپ کے رخ پر ہے مجھے مات ہوئی

کر جی کی غلط چال ہی ہیہات हुई ।
 پیادے سے پٹا घोड़ा अजब बात हुई ,
 लो शाह घिरा नील के घर बन्द हुए ।
 रुख आपके रुख पर है मुझ मार हुई ॥

Tis all a chequer-board of Nights and Days
 Where destiny with Men for pieces Plays
 Hither and thither moves, and Mates and Slays,
 And one by one back in the closet lays.



ساقی نظرے کہ دل خوش از دیدن تست
 حاشا شاد از خوش چینی خرمین تست
 ناگفته دلت ضمیر مامید اند
 جام جم عاشقاں دل روشن تست

زندگی رندوں کی ساقی تری رنگینی سے
 روح بالیدہ ترے باغ کی گل چینی سے
 بانجرا یا کہ ہر قلب کی ہے تجھ کو خبر
 جام دل ہم نے ہی دھندلے کے خود بینی سے

جیندگی ریندوں ساکی سے تیری رانی سے ۱
 رُہ بالیہا^۱ تیرے باغ کی گولچین سے ،
 با سبب ایسا کی ہر قلب^۲ کی ہے تہ کو سبب ۱
 جام دل ہمنے ہی دھندلے کیے سبب بینی سے ۱۱

چوں آتشِ اگر بر آسماں برگزیم
وز آبِ رواں - اگرچہ پاکیزہ تریم
در خاک شویم ازاں کہ خاک کے بودیم
باد است جہاں، بادہ بدہ، تا بخوریم

گرچہ تابندگی ہم - برق سے بہتر پالیں
موجِ زمزم سے بھی گر دامنِ تر دھو ڈالیں
خاک میں مل کے رہے گاتنِ خاکِ آخر
تدھے بادِ فنا - جام سے کلفت ٹالیں

गरचे ता बन्दगी हम बर्क से बहतर पालें ।
मौलें जम्जम^१ से भी गर दामने तर धो डालें ,
खाक में मिल के रहेगा तने खाकी आखिर ।
तुन्द से बादे फना जाम से कुलफ्त^२ डालें ॥

१ एक चश्मे का नाम २ दुख

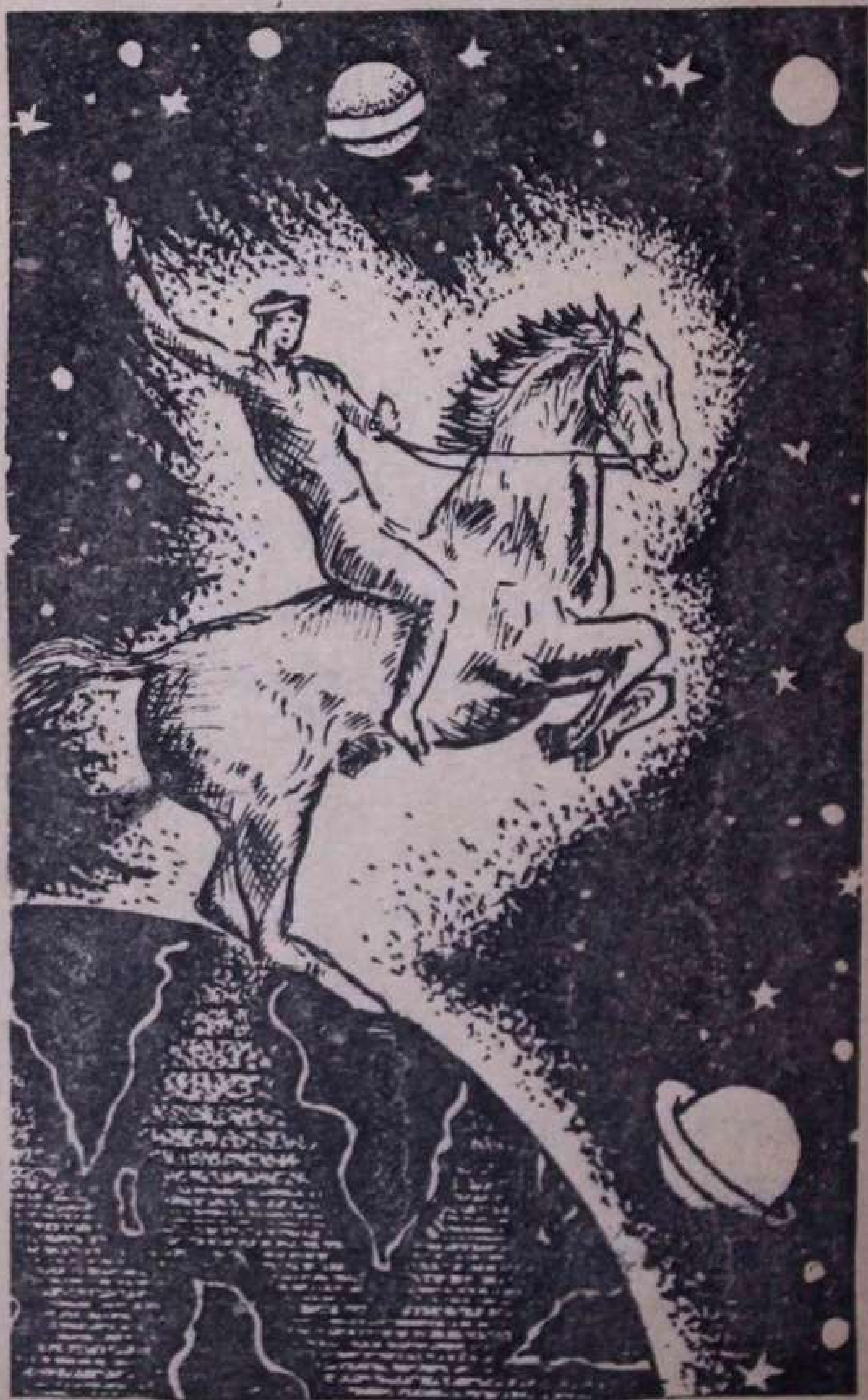
So when that Angel of the darker drink
At last shall find you by the river brink,
And, offering his Cup, invite your Soul
Forth to your Lips to quaff—you shall not shrink.

آں روز کہ تو سن فلک زیں کر دند
 آراشِ مشتری و پرویں کر دند
 این بود نصیب ما - ز دیوانِ قصا
 مارا چہ گنہ - قسمت ما - این کردند

جب تو سن افلاک کو قدرت نے کسا
 تابندہ ستاروں سے اُسے خوب سجا
 قسمت میری ان تاروں کی گردش پہ رکھی
 کس جُرم پہ تقدیر میں چکر ہی رہا

جب تواسنے اے افلاک کو کدرت نے کسا ا۔
 تابیندا ستاروں سے خوب سجا ،
 کسمت مہری ان تاروں کی گردش پہ رکھی ا۔
 کي جرم پہ تقدیر مں چکر ہی رہا ॥

I Tell thee this when, starting from the goal
 Over the shoulders of the flaming foal
 Of heav'n parvin and Mushtari they flung
 In my predestin'd plot of dust and Soul.



یک جرعه سے زمین کا دُکس بہ است
 و ز تختِ بجا و مملکتِ طوس بہ است
 ہر نالہ کہ رندے بہ سحر گاہ زند
 از طاعتِ زاپہ ان سالوس بہ است

ملک کسریٰ سے مرے جام کی قیمت ہے فزوں
 تختِ طاؤس کو اک جام پہ قربان کروں
 رندِ بدست کا اک نالہ وہ ہنگامِ سحر
 ان ریاکاروں کی طاعت سے بھی فاضل ہونے کیوں

مُلک کجری^۱ سے میرے جام کی قیمت ہے فزوں^۲ ।
 تکتے تاؤس کو ایک جام پہ کُربان کرے،
 رندِ بدست کو ایک نالہ وہ بنگامِ شہر ।
 ان ریاکاروں کی طاقت سے بھی مفzul ہو نہ کیوں ॥

ایران ۲ अधिक

برخیسز و بیا بتا :- براے دل ما
 حل کن بہ حبال خوشستن مشکل ما
 یک کوزہ دے بیار - تا نوشش کنم
 زان پیش کہ کوزہ کنند - از گُل ما

وقت ہے بادہ سر جوش مرے لب سے ملاؤں
 زندگی کیف سے ہے آج توجہ بھر کے پلائیں
 ہاں میرے ساتیٰ نوخیز مرا جام تو بھر
 اس سے پہلے کہ مری مٹی سے کوزے بن جائیں

وقت ہے باداؤںؑ جر جوشِ میرے لب سے مِلایوںؑ
 جِندِگی کے ف سے ہے آج تو جی بھر کے پِلاؤںؑ
 ہاں میرے ساکِیْبِ نوخیزِ میرا جام تو بھر
 اِس سے پہلے کہ میری مِٹّی سے کُڑے بن جائیوں ॥

شِراب

Wake ! For the Sun, who scatter'd into flight
 The Stars before him from the Field of Night,
 Drives Night along with them from Heav'n
 and strikes
 The Sultan's Turret with a shaft of Light.

از مے - طرب و نشاط و مردی خیزد
 در جمع کتب - خشکی و سردی خیزد
 رو بادہ بخور کہ سر غم و خواہی ماند
 کز خوردن کبیرہ - روئے زردی خیزد

یہ مے کا اثر - نشاط و مردی بخشتے
 انبار کتب - خشکی و سردی بخشتے
 ڈٹ کر جو پیئے - تو سرخ روی حاصل
 سبزی کی روشنی یہ ہے کہ زردی بخشتے

۱۔ مراد بھنگ ہے۔

یہ مچے کا असर निशातों¹ मरदमि बखशे ।
 अंवारे² कुतब खुशसे व सरदी बखशे,
 डट कर जो पिये तो सुख रूई हासिल ।
 सबजी की रविश यह है कि जरदी बखशे ॥

खुशी २ डेर

Then to the Lip of this poor earthen Urn
 I lean'd, the Secret of my Life to learn :
 And Lip to Lip it murmur'd—"While you live,
 "Drink !—for once dead, you never shall return."



من ترک ہمہ کردم و ترکِ مے نے
 از جلد گریز پاشدم داندے نے
 آیا بود آنکہ من مسلمان گر دم
 بس ترک مئے معناء کردم ہے ہے

چھوڑ کر سب کو بس اک مے سے تھارشتہ جوڑا
 بھاگا ہوں معاصی سے پہ اس سے تھوڑا
 ہے شرط یہ اسلام کی مے کو چھوڑوں
 چھڑوائی جو مے - مجھ کو کہاں کا چھوڑا

छोड़ कर सबको बस इक मये सेथा रिश्ता जोड़ा ।
 भागा हूँ मन्त्रालीं से वे इस ने थोड़ा,
 है शर्त यह इसलाम की मये को छोड़ें ।
 छुड़वाई जो मये—मुझ को कहाँ का छोड़ा ॥

آں لعل گراں **بہا** ز کانِ دگر است
 داں و ز یگانہ ز نشانِ دگر است
 اندیشہ این و اں - خیالِ من و تست
 افسانہ عشق را زبانِ دگر است

یہ لعل وہ ہے جس کی دوکان **عام** نہیں
 اس گوہر بیکتا کا نشان **عام** نہیں
 کوتاہ نظر حاشیہ آرا، ہوں تو کیا
 افسانہ الفت کی زبان **عام** نہیں

یہ لال وہ ہے جس کی دکان عام نہیں ।
 اس گوہر^۱ بیکتا کا نشان عام نہیں ،
 کوتاہ ہے نظر حاشیہ آرا ہیں تو کیا ।
 افسانہ الفت کی زبان عام نہیں ॥

موتی

چوں آمدنم بمن نہ بد روز نخست
 وی رفتن بے مراد - غمیت درست
 بر خیزد میاں بہ بند اے ساتی
 کاندوہ جہاں بہ مے فرد خواہم شست

مجبوری مرگ وزیت پہ رونا ہے مجھے
 سرمایہ کیف یونہی کھوتا ہے مجھے
 لاجام اٹھاساتی ہوش جلدی
 غم دہر کا اس پانی سے دھونا ہے مجھے

You know, my Friends, with what a brave Carouse
 I made a Second Marriage in my house ,
 Divorced old barren Reason from my bed,
 And took the Daughter of the Vine to spouse.

سما باز شستا حتم من این پائے زد دست
 این چرخ فرومایہ مرادست بہ بست
 انفس کہ در حساب خواہند نہاد
 عمرے کہ مرا بے مے و معشوق گذشت

نقصان اٹھایا ہے یہ بھاری میں نے
 مدہوش تھا۔ لی چرخ سے خواری میں نے
 اس عمر کا کیا مجھ سے بھلا لینا حساب
 جو بے مے و محبوب گذاری میں نے

نुकسان uthaya hai yah bhari main ne ।
 madhosh tha lee charkh se khwari main ne
 is umr ka kya muh se bhala lena hisaab ।
 jo le maye w mahbub gujari main ne ॥

تا کے زجفائے ہر کسے تنگ کشیم
 و زنا کس روزگار نینرنگ کشیم
 خوش باشش کہ ایام ترا و تیغ گذشت
 عید ست بیا تا مئے گلرنگ کشیم

طعنے کب تک سُبیں دنیا کے بھلا کیسے جُیں
 زخمِ دل تار مئے ناب اب کیوں نہ سیں
 پھر ملیں گے کبھی - تسیم تجھے ماہِ صیام
 آج تو عید کا اصرار ہے کہ چہکے سیں

تانے کب تک سُنے دُنیا کے بھلا کسے جیہے !
 زخمِ دل تار مئے ناب اب کیوں نہ سیدھے ،
 فیر میلے گے کبھی تاملیم تُوکے ماہِ صیام !
 آج تو عید کا اصرار ہے کہ چہک کے دیہے ॥

As, under eover of departing Day
 Slunk hunger-stricken Ramzan away
 Onee more within the potter's house alone
 I stood surrounded by the shapes of clay.



یک دست بہ مصحفیم و یک دست بہ جام
 گہ مردِ حلالیم و گہ مردِ حرام
 ماہیم دریں گنبد فیروزہ فام
 نے کافر مطلق نہ مسلمان تمام

اک ہاتھ میں ساغر ہے اور ایک میں قرآن ہے
 یوں دوزخ و جنت کے اعراف میں ایمان ہے
 مجھ مومن عاصی کے مذہب کا نیا عالم
 نے کافر مطلق ہے ۔ نے پورا مسلمان ہے

ایک ہاتھ میں ساگر ہے اور ایک میں کورمان ہے ।
 یوں دوزخو جنات کے اعراف میں ایمان ہے ،
 مجھ مومنین عاصی کے مذہب کا نیا عالم ।
 کافر مطلق ہے نہ پورا مسلمان ہے ॥

گر من ز منے مغناہ مستم ہستم
 ور کا فرد گبر و بت پرستم ہستم
 ہر طائفہ بہ من گماسنے دار و
 من ز اں خودم چنانکہ ہستم ہستم

بد مست شرابی ہوں دیوانہ کہ سودائی
 کافر ہوں کہ مشرک ہوں موسائی کہ عیائی
 کیا میری بد اعمالی لیٹے گی زمانے کو
 لاکھوں مرے مذہب ہیں مسلک مرا ہر جائی

بد مست شرابی ہیں دیوانا کی سوادئی
 کافر ہیں کی مشرک موسائی کی عیائی،
 کیا میری بد اعمالی لپٹے گی زمانے کو
 لاکھوں میرے مذہب ہیں مسلمان میرا ہر جائی ॥

گل گفت بہ از بچائے می روئے نیست
 چندیں ستم گلاب گر بر من چسبست
 بلبل بہ زبان حال - با او می گفت
 یک روز کہ خندید کہ سائے نہ گریست

گل نے کہا کہ حسن کی توقیر کھونا ہے
 گلچیں کے ہاتھ سے جو ستم مجھ پر ہونا ہے
 بلبل زبان حال سے اس سے یہ کہتی تھی
 اک روز جو ہنسا - اُسے برسوں ہی رونا ہے

گول نے کہا کہ ہسٹن کی توکیور^۱ سونا ہے۔
 گولچی کے ہاتھ سے جو سیتام مٹھ پے ہونا ہے،
 بولبول جوبانے ہال سے یہ کہتی تھی۔
 اےک روج جو ہنسا اوسے برسوں ہی رونا ہے ॥

۱ سہمان

Whether at Naishapur or Babylon,
 Whether the cup with sweet or bitter run,
 The Wine of Life keeps oozing drop by drop,
 The Leaves of Life keep falling one by one.



از خالق کردگار روز رب رحیم
 نوید مشوبہ حیرم و عصیانِ عظیم
 گرمست و خراب بودہ باشی امروز
 فردا بخشد براشتخوانہائے ریم

میں تو مایوس نہیں گو میرے عصیاں ہیں عظیم
 کار سازی تری مشہور ہے عفا و رحیم
 مجھ سے بد مست و سید کار کی امید تو دیکھ
 بخش ہی دے گا مجھے تو ہے بہر طور کریم

مैं तो मायूस नहीं गो मेरे इसयाँ^१ हैं अजीम ।
 कार साजी तेरी मशहूर है गुफ़ार^२ रहीम ,
 मुझ से बदमस्त सियाकार^३ की उम्मेद तो देख ।
 बरुश ही देगा मुझे तू है बहर तौर करीम ॥

१ . पाप २ क्षामाशाता इश्वर बुरे काम करने वाला

در ملک تو از اطاعت من بیچ فرود
 و رمیختی که رفت نقصا نے بود
 بگذار و مگیر زانکه معلوم شد
 گیرنده دیری و گذارنده زود

بندگی سے مری۔ مالک نہ تو ذیشان ہوا
 میرے عصیاں سے کوئی تیرا نہ نقصان ہوا
 رہنے دے اپنے خطا کار کی پرکشش مولا
 بندہ عاصی سہی۔ پر تو بھی تو رحمان ہوا

۱ پاپ ۲ क्षमाशील ईश्वर ३ बुरे काम करने वाला

بندگی سے میری مالک نہ تو جی شان हुआ ।
 میرے इसयाँ¹ سے कोई तेरा न नुकसान हुआ ,
 रहने दे अपने खताकार को पुरखिश मौला ।
 बन्दा आंसी² सही पर तू भी तो रहमान हुआ ॥

१ पाप २ पापी

یاران موافق ہمہ از دست شدند
 در پائے اجل یگان یگان پست شدند
 بودند بہ یک شراب - در مجلس عمر
 دورے دو سه پیشتر زما - مست شدند

نقد ہستی سے - جو احباب تہی دست ہوئے
 کھیل میں زیست کے سب موت سے ہی پست ہوئے
 بزم ہستی میں تھا گو ایک سا ہی دور شراب
 ہم سے پہلے ہی وہ دو گھونٹ میں مرے ہوئے

نکدے ہستی سے جو اہوال تھے دست ہوئے ।
 खेल में जीست के सब मौत ले पस्त¹ ہوئے ،
 بزمِ ہستی میں تھا گو ایک سا ہی دورے شراب ।
 ہم سے پہلے ہی وہ دو گھٹ میں ہی سر مست ہوئے ॥

۱ پیچھڑنا

For some we loved, the loveliest and the best
 That from his Vintage rolling Time hath prest,
 Have drunk their Cup a Round or two before,
 And one by one crept silently to rest.



गो गोहर पाँत न सफ़्तम हरग
 दरग दरहत दरख न रूफ़्तम हरग
 नुमिद नम - डारगाह करमत
 डिराक यिके रादुने गूफ़्तम हरग

जबिन पे गोहर पाँत भी गो सजाये नहिन
 अरु च अशक नदामत कभी भहाये नहिन
 पे डारगाह करम से तरी नहिन मायूस
 करमिन ने अक के दु तो कभी बनाये नहिन

जबि^१ पे गोहरे तासत भी गो सजाये नही ।
 अगरचे अशक निदामत कभी भहाय नही ,
 ये डारगाहे^२ करम से तरी नही मायूस ।
 कि मैं ने एक के दो तो बनाये नही ॥

माथा २ दरबार

بارحمت تو من از گنه بندیشم
 با توشه تو زرنج ره بندیشم
 مگر لطف تو ام سفید روانگیزد
 یک ذره ز نامه سیاه بندیشم

तेरी रहमत पे यकीन تھا तो گنهگار बना
 یہ حقیقت ہے کہ دانستہ خطاکار بنا
 اک تری شانِ کریمی کے دکھانے کے لئے
 میں نے ہر جبرم کیا۔ باغی و غدار بنا

तेरी रहमत पे यकीं था तो गुनाहगार बना •
 यह हकिकत है कि दानिसता^१ खताकाबना ,
 एक तेरी शाने करिमी के दिखाने के लिये ।
 मैं ने हर जुम किये बागी व गद्दार बना ॥

१ जान बूझ कर

اے کوزہ گرا ! بجوش اگر ہشیاری
 تا چند کنی بر گل آدم خوار ی
 انگشت فریدوں و سر کینخرو
 بر چرخ نہادہ - می پنداری

کوزہ گریہ تری مدہوشیاں کچھ بھی ہے خبر
 خوار کس درجہ ترے ہاتھ ہوئی خاک شبر
 چاک پر تو نے چڑھایا کسے کچھ غور تو کر
 تیری مٹی میں ہیں ذرات کبیر و اکبر

کूजा गर यह तेरी मदहोश्याँ कुछ भी है खबर ।
 खवार किस दरजा तेरे हाथ हुई खाकेबशर^१ हुये ,
 चाक पर तूने चढ़ाया किसे कुछ गौर तोकर ।
 तेरी मिट्टी में हैं ज़रराते कबीरोअकबर^२ ॥

१ पादमी २ छोटे बड़े

“Why,” said another, “Some there are who tell
 Of one who threatens he will toss to Hell
 The Luckless Pots he marr’d in making—Pish !
 He’s a Good Fellow, and ‘twill all be well.”



احوالِ جہاں بردیم آساں می کن
 و افعالِ بدم ز خلقِ پنہاں می کن
 امروز خوشم بدار و فردا بار من
 انچہ از کرم توئی سزد آں می کن

ہر چند بد اعمال و گنہ گار ہوں میں
 مالکِ تری رحمت کا طلبگار ہوں میں
 دنیا میں تو آرام سے جینے دے مجھے
 محشر میں سزاؤں کا سزاوار ہوں میں

ہر چند بد اعمال کا گناہگار ہوں میں ।
 مالکِ تیری رحمت کا تلبکار ہوں میں،
 دنیا میں تو آرام سے جینے دے مجھے ।
 محشر^۱ میں سزاؤں کا سزاوار ہوں میں ॥

اے نیک نہ کردہ بدیہا کر دہ
 ونگاہ بہ لطف حق تو لا کر دہ
 برعفو ممکن تیکہ کہ ہر گز نہ ہو دہ
 ناکر دہ چو کردہ - کردہ چوں ناکر دہ

نیکی تو نہ کی - عمر گناہوں میں گزاری
 تجھ ایسی تو نادان نہیں رحمتِ باری
 غفار ہے پر عندل کو بھی اس کے نہ بھول
 ممکن ہے کہ رحمت پہ عدالت پڑے بجاری

نے کی تو نہ کی عمر گناہوں میں گزاری ۔
 تو کبھی ایسی تو نادان نہیں رحمتِ باری ،
 غفار^۱ ہے پر عندل کو بھی اس کے نہ بھول ۔
 ممکن ہے کہ رحمت پہ عدالت پڑے بجاری ॥

انہرچے بجز مے است کوتاہی بہ
 مے ہم زلف بتاں خسرو گاہی بہ
 مستی و قلندری و گسراہی بہ
 یک جسر مے ز ماہ تا ماہی بہ

بہتر ہے ۔ سوا مے کے ۔ ہر چیز میں کوتاہی
 مے کیا ہے ۔ مجسم اک محبوب سحر گاہی
 مستوں کو ۔ نقیبری میں ۔ بہتر ہے یہ گمراہی
 اک گھونٹ میں ہی روشن ہیں ماہ سے تا ماہی

بہتر ہے سیوا مہ کے ہر چیز میں کوتاہی ۔
 مہ کیا ہے مجسم اک محبوب سحر گاہی^۱ ،
 مستوں کو فکری میں بہتر ہے یہ گمراہی ۔
 ایک گھونٹ میں ہی روشن ہیں ماہ سے تا ماہی ॥

۱ بھیر کی رنگت جیسا

Whose secret presence through creation's veins
 Running quick silver-like eludes your pains ;
 Taking all shapes from Mah to Mahi and
 They change and perish all—but he remains ;



ہر کہ تو بہ کر دیم ۔ شکستیم ہم
 بر خود در رنگ و نام بستیم ہم
 عییم مکنید ۔ اگر کتم بے خسروی
 کز بادہ عشق ۔ مست ہستیم ہم

مستقل ناز تھا رحمت پہ تو ۔ توڑی تو بہ
 شام کو توڑ کے پھر صبح سے جوڑی تو بہ
 عیب جو ایک ہی تو بہ پہ تری گت یہ بنی
 ہم نے تو عمر گزاری کہ نہ چھوڑی تو بہ

مستقل ناز تھا رحمت پہ تو، توڑی تو بہ !
 شام کو توڑ کے फिर सुबह से जोड़ी तोबा,
 ऐब जो एक ही तोबा पे तेरी गति ए बनी
 हमने तो उम्र गुजारी कि न छोड़ी तोबा ॥

ما نئیم بہ لطف حق تو لا کر د ۵
 و ز طاعت و معصیت تیرہ کردہ
 آنجا کہ عنایت تو باشد ۔ باشد
 نا کردہ چو کردہ ۔ کردہ چوں نا کردہ

بیکار تر د میں یاں عمر نہیں کھونی
 آنکوں سے یہ عصیاں کی کچھ نرد نہیں دھونی
 رحمت کے کرشموں سے ممکن تو ہے اے زاہد
 آن ہوئی کی ہوئی ہو ۔ اور ہوئی کی آن ہوئی

بے کار تر د میں ^۱ یاں عمر نہیں کھونی ۔
 آنکوں سے یہ ڈسریاں ^۲ کی کچھ گرد نہیں دھونی ،
 رحمت کے کرشموں سے ممکن تو ہے یہ جاہلی ۔
 آنہوئی کی ہوئی ہو اور ہوئی کی آنہوئی ॥

روزیت خوش و ہوا نہ گرم است نہ سرد
ابر از رخ گلزار ہی شوید گرد
بلبل بہ زبان حال خود با گل زرد
فریاد ہی زند کہے باید خور د

کیا سہانا ہے یہ موسم کہ ہوا گرم نہ سرد
ابر نے دامن گلزار سے دھو ڈالی گرد
ہیں صدائیں کسی بلبل کی کہ اے دل والو
مچکی سرخی سے بدل ڈالو۔ جو ہیں چہرے زرد

کيا سوھانا ھے سما يھ موسم کي ھوا گرم نہ سرد
ابر نے بدامنہ گلزار سے دھو ڈالی گرد،
ھيں سدايے کيسي بولبول کي کي ۛ دل والو
مچي کي سوريٰ سے بدل ڈالو جو ھيں چہرے زرد ॥



تا چند کنم عرصہ نادانی خویش
 بگرفتِ دل من ز پریشانی خویش
 ز تار مغاں کہ بر میاں بستم چست
 دانی ز چہ از سنگِ مسلمانِ خویش

جب ادا مجھ سے کبھی دین کے ارکان نہوں
 اہل دین کیوں مری جانب سے پشیمان نہوں
 اس لئے میں نے بھی ز تار گئے میں ڈالا
 میرے کردار سے بدنام مسلمان نہ ہوں

जब अदा मुझसे कभी दीन के अकीन न हों ।
 एहल—दीं क्यों मेरी जानब^१ से पशेमान न हों,
 इसलिए मैंने भी जन्तार गले में डाला ।
 मेरे करदार^२ से बदनाम मुसलमान न हों ॥

अंर २ अमल

گویند مرا کہے پرستم - ہستم
 گویند مرا عارف و مستم - ہستم
 از ظاہر من گاہ بسیار ممکن
 کاندہ باطن چنانکہ تہستم ہستم

کوئی منجوار کی صورت مجھے پہچانتا ہے
 کوئی صوفی، کوئی عارف مجھے گردانتا ہے
 ظاہر حال سے دنیا کا اُلجھنا بیکار
 میرے باطن کی حقیقت کو خدا جانتا ہے

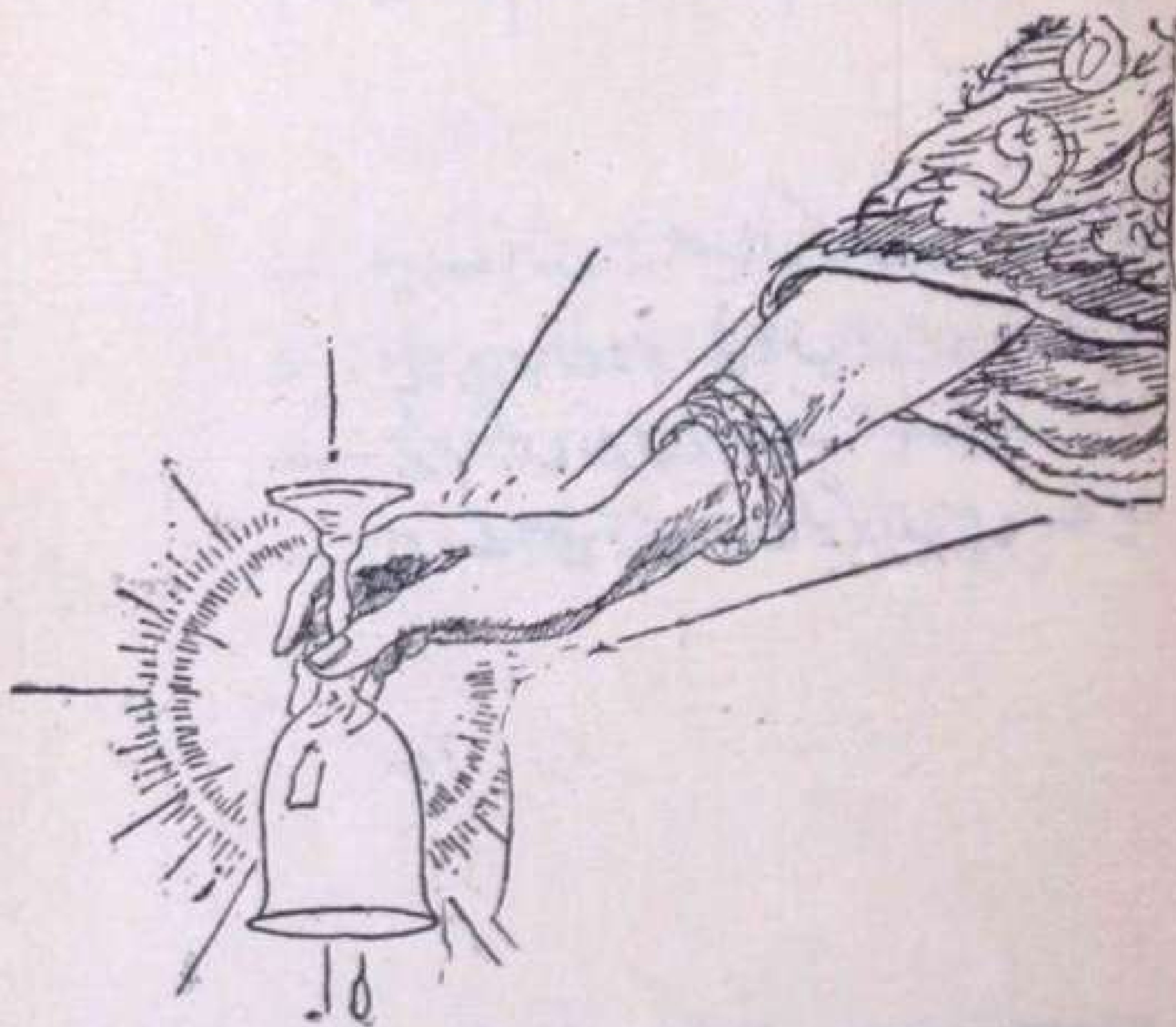
کوئی مہرِ وار کی سورت مجھے پہچانتا ہے۔
 کوئی صوفی، کوئی عارف مجھے گردانتا ہے،
 ظاہرِ حال سے دنیا کا اُلجھنا بیکار۔
 میرے باطن^۱ کی حقیقت کو خدا جانتا ہے ॥

شب نیست کہ عقل در تخیس نہ شود
 و بگرہ کنار من - پراز در نہ شود
 پرے نشو د کاسہ سر از سودا
 آن کاسہ کہ سزگوں بود پر نشود

دُنیا کو تخرے یہ دل تکتا ہے
 ہر چیز کے ہتھیا نے میں جی لگتا ہے
 اِس کاسے سر کو کہیں بھرتی ہے ہوس
 اٹا ہوا ساعسہ کوئی بھر سکتا ہے

دُنیا کو تہیور^۱ سے یہ دل تکتا ہے۔
 ہر چیز کو ہتھیانے میں جی لگتا ہے،
 اِس کاسے سر کو کہیں بھرتی ہے ہوس ۱
 اٹا ہوا ساعسہ کوئی بھر سکتا ہے ۱
 ۱ ہیرانی

And when like her, oh Saki, you shall pass
 Among the Guests Star J scatter'd on the Grass,
 And in your joyous errand reach the spot
 Where I made One-turn down an empty Glass :



یارب من اگر گناہ بے حد کردم
 بر جان و جوانی و تن خود کردم
 چوں بر کرمست و ثوق کئی کردم
 برگشتم و توبہ کردم و بد کردم

میرے اللہ! جو عصیاں کو جواں میں نے کیا
 اپنی ہی جان و جوانی کا زیاں میں نے کیا
 جرم سنگیں۔ مری توبہ ہے کہ عسرفاں نہ تھا
 اس کے معنی تری رحمت کو گراں میں نے کیا

میرے اللہ! جو اسے کو جواں میں نے کیا۔
 اپنے ہی جان و جوانی کا زیاں میں نے کیا،
 جرم سنگی میری توبہ ہے کہ عسرفان نہ کیا۔
 اس کے معنی تیری رحمت کو گراں میں نے کیا ॥

ساظن نہ بری کہ از جہاں می ترسم
 و ز مردن و ز رفتن جہاں می ترسم
 مردن چہ حقیقت است ز اں با کم نیست
 چوں نیک نہ زینم از اں می ترسم

ڈر موت کا نہ زیت کا جویندہ ہوں
 جتک کی بھی ہلت ہے مجھے زندہ ہوں
 موت آنی ہے وہ کل نہیں آج آجائے
 سچ پوچھو تو اعمال سے شرمندہ ہوں

ڈر موت کا نہ جیست کا جویندا^I ہے۔
 جب تک کی بھی مہلت ہے مجھے جیندا ہے،
 موت آنی ہے وہ کل نہیں آج آجائے۔
 سچ پوچھو تو اعمال سے شرمندہ ہے ॥
 جی

میسلم بہ شرابِ ناب باشد و دائم
 گو شتم بہ نے در بابِ باشد دائم
 گر خاک مرا کوزه گراں - کوزه کنند
 آن کوزه پر از شراب باشد دائم

ذوقِ مے نوشی کو اللہ تو رکھنا قائم
 نغمہ دے سے ہی افطار کرے گا صائم
 مری بھی جاؤں تو مرا جی میں مری خاک لگے
 وہ مرا جی بھی مے ناب سے پر ہو دائم

जोके मेय नोशी को अल्लाह तू रखना कायम ।
 नगमा व मय से ही अफतार करेगा कायम,
 मर भी जाऊँ तो सुराही में मेरी खाक लगे ।
 वह सुराही भी मये नाब से पर हो दायम ॥

“Well,” murmured one, “Let whose make or buy,
 My Clay with long Oblivion is gone dry ;
 But fill me with the old familiar Juice,
 Me thinks I might recover by and by.”



بانفس ہمیشہ در بندم چه کنم
 و زکرده خوشی تن به دردم چه کنم
 گیرم که زمن در گذرانی به کرم
 آن شرم که دیدی که چه کردم چه کنم

کب نفس سے پیکار میں بر آتا ہوں
 اعمال کے انداز سے گھبراتا ہوں
 مانا کہ خطا پوشش ہے رحمت تیری
 پر منہ بھی دکھاتے ہوئے شر مانتا ہوں

کب نفس سے پیکار میں بر آتا ہے ।
 اعمال کے انداز سے غبراتا ہے ॥
 مانا کہ خطا پوشش ہے رحمت تیری ।
 پر منہ بھی دکھاتے ہوئے شرماتا ہے ॥

برخود. درکلام و آزر و بر بستم
 و ز منت ہر ناکس و کس دارفستم
 گر صوفی مسجد مگر را ہب ویر
 من دانم و از چنانکہ ہستم ہستم

دنیا سے تعلق نہیں جیسا ہوں میں
 دوری ہی مناسب کہ ایسا ہوں میں
 تم صوفی مسجد کہو یا را ہب ویر
 میں جانتا ہوں کون ہوں کیا ہوں میں

دُنیا سے تالُّک نہیں جیسا ہے میں ।
 دُوری ہی مُناسیب کی جیسا ہے میں،
 تُو سُوفی مَسجد کہو یا سَاحِبِ دَہر ।
 میں جانتا ہوں کون ہے کَیسا ہے میں ॥

من بے سے تاب زبیتن نہ تو انم
 بے جام کشیدہ بارتن نہ تو رنم
 من بندہ آن دم کہ ساتی گوید
 یک جام بگرو - من نہ تو اسم

کل سے جو پی نہیں ہے تو کیا غمہ حال ہے
 بے جام تن کا بوجھ بھی کھینچنا محال ہے
 حسرت یہ ہے کہ اتنی پیوں ایک دن تو ملے
 ساتی کے کہ اور - کہوں میں محال ہے

کل سے جو پی نہیں ہے تو کیا غمہ حال ہے ।
 بےجان تن کا بوجھ بھی کھینچنا محال ہے،
 حسرت یہ ہے کہ اتنی پیوں ایک دن تو ملے ।
 ساتی کے کہ اور کھوں میں محال ہے ॥

Another said—"Why, Ne'er peevish Joy
 Would break the Bowl from which he drink in boy
 Shall he that made the vessel in pure Love
 And fancy, in an after rage destroy



एक روز زند عالم آزاد نیم
 یک دم زدن از وجوه خود شاد نیم
 شاگردی روزگار کردم بسیار
 در دور جهاں هنوز استاد نیم

آلام زمانه سے میں آزاد نہیں
 یوں جیتا ہوں۔ پر جینے سے میں شاد نہیں
 شاگردی دوراں میں بڑھا پا پہنچا
 اس عمر کے کھونے پہ بھی استاد نہیں

आलाम^१ जमाने से मैं आज़ाद नहीं ।
 यूँ जीता हूँ पर जीने पे मह-साद नहीं,
 शागिर्दिये दौरों में बुढ़ापा पहुँचा ।
 इस उम्र के खोने पे भी उस्ताद नहीं ॥

تا بود لم ز عشق محروم نہ شد
 کم بود ز اسرار کہ معلوم نہ شد
 اکنون کہ ہی بنگرم۔ از روی خرد
 معلوم شد کہ بیچ معلوم نہ شد

کہنے کو میں تحقیق سے محروم نہیں
 اک نکتہ اسرار بھی معلوم نہیں
 از روی خرد۔ اب جو یہ سب دیکھتا ہوں
 معلوم ہوا خاک بھی معلوم نہیں

کہنے کو میں تھکیک سے محروم نہیں ۔
 ایک نکتہ اسرار بھی معلوم نہیں،
 اजरہیے خیرد^۱ اب جو یہ سب دیکھتا ہوں
 معلوم ہوا خاک بھی معلوم نہیں ॥

مگزار کہ غصہ در حصارِ ستِ گرد
 و اندوہ محال روزِ گارِ ستِ گرد
 مے خور بکنارِ سبزہ و آبِ رواں
 زان پیش کہ خاک در کنارِ تِ گرد

پینا چھوڑا۔ تو سمجھ لے کہ بلا نے گھیرا
 ان بلاؤں میں تو دشوار ہے جینا تیرا
 ساحلِ و سبزہ نہ چھوٹے تری نے نوشی میں
 اس سے پہلے کہ اجل کا ہوا دھڑ سے پھیرا

پینا छोड़ा तो समझ ले कि बला ने घेरा ।
 इन बलाओं में तो दुश्वार है जीना तेरा,
 साहिलो सबजा न छूटे तेरी मनहूसी में ।
 इससे पहले कि अजल¹ का हो इधर फेरा ॥

Ah, make the most of what we yet may spend
 Before we too into the dust descend
 Dust into dust, and under dust to lie,
 Sans wine, sans song, sans singer and—sans end !



آں آہ کہ پیش بیچ محسوس نہ ز غم
 داں دم کہ پیش بیچ ہمدم نہ ز غم
 گر دریا بہم کہ جز تو کس می شنود
 حقا کہ ہمیشہ از دم و دم نہ ز غم

جرم افشائے محبت کا گوارا نہ کروں
 اشک غم کو میں کبھی آنکھ کا تارا نہ کروں
 گریہ سمجھوں کہ مری آہ کوئی سن لے گا
 موت اس ضبط میں آجائے تو چارہ نہ کروں

جرم افشاۓ محبت کا گوارا نہ کرؤں۔
 اُسکے^۱—گم کو میں کبھی آنکھ کا تارا نہ کرؤں،
 گر اُن سمجھو کہ مری آہ کوئی سن لے گا۔
 موت اس ضبط میں آجائے تو چارہ نہ کرؤں ॥

من گوهر خود به قیمت کم نہ دہم
 وزد تو بصد ہزار مرہم نہ دہم
 خاک در تو بہ مملکت ہم نہ دہم
 یک موئے ترا بہر دو عالم نہ دہم

گوہر عشق کی قیمت کبھی ارزاں نہ کر دوں
 داغ دل پر کبھی اپنے کوئی مرہم نہ دھروں
 خاک در بھی تیری کسری کی حکومت سے سوا
 حاصلِ زیست ہے گرمی تری چابوت میں مروں

گوہرے عشق کی قیمت کبھی ہرجا^۱ نہ کرؤں۔
 داغ—دिल پر اپنے کوئی مرہم نہ دھروں،
 خاک—دور بھی تیری کسری کی حکومت کے سوا۔
 حاصل—جیست ہیں اگر میں تیری चाहت میں مہوں ॥

چوں بہت زمانہ در شتاب اے ساقی
 بر نہ بکشم جام شراب اے ساقی
 ہنگام صبح - قفل پرورز وہ سی
 سے وہ کہ برآمد آفتاب اے ساقی

ہے وقت کو - جانے میں شتابی ساقی
 میں جمع ترے در پہ شرابی ساقی
 ہنگام صبحی پہ بھی دروازہ بند
 در کھول - بڑھا جلد گلابی ساقی

ہے وقت کو جانے ہیں شتابی ساکی ।
 ہیں جما تیرے در پہ شرابی ساکی،
 ہے گامہ سبھی پہ بھی دروازا بند ।
 در خول بڑھا جلد ^۱ گلابی ساکی ॥

۱ شراب

The vine had struck a fibre, which about
 It clings my being—let the Sufi flout
 Of my base metal may be filed a key.
 That shall unlock the door he howls without



از باد شود تکبیر - از سر بلکم
 و ز بادہ شود کشادہ بنید محکم
 ابلیس اگر ز بادہ خوردے یک دم
 کردے دو ہزار سجدہ پیش آدم

نشے سر مغرور کو ختم کر دیتا
 کھول کر آنکھوں کو - خود بینیاں کم کر دیتا
 کہیں دو گھونٹ جو پی لیتا - ازل میں شیطان
 اپنی پیشانی کو سجدوں میں ہی ضم کر دیتا

نشاہے مہ سہے مگرور کو ختم^۱ کر دیتا ।
 خول کر آئوؤں کو خود بینیا^۲ کم کر دیتا،
 کھیں دو ڈٹ جو پی لیتا آزل^۳ مں شطان ।
 اپنی پشانہ کو سجدوں مں ہی جم^۴ کر دیتا ॥

بھوکانا ۲ نجر ۳ آخری समय ۴ مٹا دیتا

جائے دے و ساقی بر لبِ کشت
 این جلد مرا نقد و ترانہ بہشت
 مشنوسخن بہشت و دوزخ از کس
 کے رفت بہ دوزخ و کے آمد ز بہشت

نامحار۔ ساقی دے اور یہ حاصل کی بہار
 یہ تو سب نقد یہاں آپ کی جنت ہے ادھار
 آپ ہیں جنتی۔ افسانہ جنت تو درست
 یہ تو فرمایں کہ ہو آئے جہنم کے بار

ناسیحا^I ساخی و مہم اور اے ساحل کی بھار ।
 یہ تو سب نقد یہاں آپ کی جنت میں उधार,
 आप हैं जन्मती अफसानाय जन्म तो दुरुस्त ।
 यह तो फर्माइये कि हवाये जहन्नम के बार ॥
 नसीहत करने वाला

می پر سیدی کہ چست این نقش مجاز
 گر بر گویم - حقیقتش هست دراز
 نقشے ست پدید آمدہ از دریا کے
 دنگاہ شدہ بقعر آں دریا باز

تو پوچھتا ہے مجھ سے ہے کیا نقش مجاز
 اب کیا میں کہوں اس کی حقیقت ہے دراز
 ایک بلبہ دریا سے اٹھاتا ہے سر
 لہروں میں فنا ہوتا ہے پھر بے آواز

تو پوچھتا ہے مجھ سے کیا نقش مجاز
 اب کیا میں کہوں اس کی حقیقت ہے دراز
 ایک بلبہ دریا سے اٹھاتا ہے سر
 لہروں میں فنا ہوتا ہے پھر بے آواز

With earth's first clay they dio the last man's knead
 And then of the last harvest sow'd the Seed ;
 Yea, the first morning of creation wrote
 What the last dawn of reckoning shall read.



چوں کار نہ بر مراد ما خواهد بود
 اندیشه و جهد ما کجا دارد سود
 پیوسته نشسته ایم - در حیرت آنکه
 دیر آمده ایم - رفتہ می باید زود

کب کہنا مشیت نے کسی کا مانا
 خاموش یو نہی رہتا ہے مردِ دانا
 گم بیٹھے ہیں ہم تو اسی اُلجھن میں یہاں
 پہونچے تو بڑی دیر سے جلدی جانا

کب کہنا مشیت^۱ نے کسی کا مانا ।
 خاموش یوں ہی رہتا ہے بردِ دانا،
 گم بیٹھے ہیں، ہم تو इसی اُلجھن میں یہاں ।
 پہونچے تو بڑی دیر سے جلدی آنا ॥

کيسमत

در دائرہ وجود دیر آمدہ ایم
 وز پایہ مردی بہ زیر آمدہ ایم
 چون عمر نہ بر مراد مائی گذر د
 اے کاش سر آمدے کہ سیر آمدہ ایم

تخلیق کی ترتیب میں اندھیرا ہوا
 انسان حوادث سے یہاں زیر ہوا
 ناشادی میں یوں عمر گزاریں کب تک
 قصہ یہی ہے جی سیر ہوا

تخلیف^۱ کی ترتیب میں اندھیرا ہوا۔
 انسان-ہوادس سے یہاں جہر ہوا،
 ناشادی میں یوں عمر گزاریں کب تک۔
 کیسا اے مٹے جانے سے جی سیر ہوا ॥

۱ پیدا کرنا

اے رفتہ بچو گاں تفسا ہچوں گو
 چپ میخور دراست می رود ہیسچ مگو
 آنکس کہ ترا فگند اندرتلگ و پلو
 اوداند و اوداند و اوداند و اوداند

چو گاں گہ ہستی میں ارے تیرا وجود
 اگ گیند ہے ۔ اور ضرب پہ ہے تیری نمود
 اس کھیل میں جس نے کھتے لا ڈالا ہے
 ہے پیش نظر اس کے زیان و بہرود

چوگا نے گہ—ہستی میں ارے تیرا وجود ।
 ایک گد ہے اور جرب پہ ہے تیری نمود ،
 اس खेल में जिसने तुझे ला डालا है ।
 है पेशہ نظر उसके جیانی وہ بود ॥



اے آنکہ پدید گشتم از قدرتِ تـ
 پروردہ شدم بہ ناز و نعمتِ تـ
 صد سال بہ امتحانِ گنہ خواہم کرد
 یا جرم من ہست بیش یارِ حمیتِ تـ

مجھ سے بے پوچھے یہاں لائی ہے قدرتِ تیری
 تب تو بیباک بنائے ہے عنایتِ تیری
 یوں کر بستہ گناہوں پہ ہوں دیکھوں تو سہی
 کون بڑھتا ہے مرے جرم کی رحمتِ تیری

मुझसे बे पूछे यहाँ लाई है कुदरत तेरी ।
 तब तो बेबाक बनाये हैं अनुरागत^१ तेरी,
 यूँ कमर बस्ता गुनाहों पे हूँ देखूँ तो सही ।
 कौन बढ़ता है मेरे जुर्म कि रहमत तेरी ॥

سازندہ کار مردہ و زندہ تو ہی
 وارندہ این چرخ پراگندہ تو ہی
 من گرچہ بدم - صاحب این بندہ تو ہی
 کس را چہ گندہ کہ آفرینندہ تو ہی

تو ہی خود خلق کا دالی ہوا مختار ہوا
 امر تقدیر ہوا جو مرے غفار ہوا
 میں بُرا ہوں تو بتا کون ہے خالق میرا
 کس کو الزام دوں ہوں میں ہی خطاوار ہوا

تو ہی خود خُلک² کا والی ہوا مُستار ہوا ।
 اُمَرِ تَکدیر ہوا جو مَے رُفکار¹ ہوا ،
 مَے بُرا ہوں تو بَتا کون ہے خالِک مَے ۔
 کس کو اِلْجَام دے تو مَے ہی خَطاوار ہوا ॥

۱ اِشْوَہ ۲ دُنیاں

مشیار کہ روزگار شور انگیز است
 این منشی کہ تیغ دوراں تیز است
 در کام تو گذر زمانہ لوزینہ بند
 ز بہار فرد میر کہ زہر آمیز است

دھوکے میں نہ آجے یہ زمانہ غدار
 اس دور کی مشہور دو دھاری تلوار
 دنیا کی نوازش میں بھی خطرہ ہے بہت
 ظاہر میں بڑا پیار - بغل میں تلوار

धोके में न आ है ए जमाना ग़दार ।
 क़स दौर की मशहूर दो धारी तलवार,
 दुनिया की नवाज़िश में भी ख़तरा है बहुत ।
 ज़ाहिर में बड़ा प्यार बग़ल में तलवार ॥

१ मेहरबानी

Ash Love ! could you and I with Him conspire
 To grasp this sorry Scheme of Things entire,
 Would not we shatter it to bits and then
 Re-mold it nearer to the Heart's Desire !



در کتم عدم خفته بدم - گفتی خیزند
 در آب جہاں دور جہاں شور انگیزند
 و اکنون کہ بہ فرمان تو ام جبرائیم
 انقصہ چیاں دار کہ کج دار و مسرینہ

آغوش عدم چھوڑی - جہاں میں آئے
 تھا بحر فنا - جس میں کہ غوطے کھائے
 اس حکم پہ حیران ہوں کہ جام حیات
 رکھ بیٹھا مگر بوند نہ گرنے پائے

آگوش، ادم^۱ छोड़ी जहाँ में आये ।
 था बहर—फना^२ जिसमें कि गोते खाये ,
 इस हुकम पे हैरां हूँ कि जामेहयात^३ ।
 रख टेढ़ा मगर बूंदें न गिरने पाये ॥

१ सर्ग २ मौत का सागर ३ जिन्दगी का جام

پہوں حاصل آدمی دریں شہرستان
 حشر خوردن غصہ نیست تا کندن جان
 خرم دل ست آں کہ زیت جہاں زد و برفت
 و آسودہ کے کہ خود نیامد بہ جہاں

آسودہ کے رکھتا ہے یہ دورِ جہاں
 جیتے ہیں مگر زیت کا حاصل ہے زیاں
 جو جلد گیا یہاں سے وہی ہے خوش وقت
 خوش بخت وہی ہے کہ جو آیا نہ یہاں

آسودا^۱ کیسے رکھتا ہے یہ دورے جہاں
 جیتے ہیں مگر جیست کا حاصل ہے جیاں^۲،
 جو جلد گیا یہاں سے وہی ہے خوش بخت
 خوش بخت وہی ہے کہ جو آیا نہ یہاں ॥

۱ آرام سے ۱ پرکاش

از حادثہ زمان آئندہ پرس
 دزد ہرچہ رسد چو نیت پابندہ پرس
 ای یکدم نقد را غنیت میدان
 از رفتہ میندیش و ز آئندہ پرس

آئندہ حوادث کو تو معلوم نہ کر
 اس حال کا بھی ہونا ہے احوال دگر
 جو دم بھی گزرتا ہے حقیقت ہی سمجھ
 ماضی کا نہ کر رنج نہ آئندہ سے ڈر

آئندہ ہوا دس^۱ کو تو مالوم نہ کر ।
 اس حال کا بھی ہوتا ہے احوال دگر،
 جو دم بھی گزرے ہے حقیقت ہی سمجھ ।
 ماضی کا نہ کر رنج نہ آئندہ سے ڈر ॥

۱ موسیبتیں

Ah, by my Computations, people say,
 Reduce the Year to better reckoning ! Nay,
 'Twas only striking from the Calendar
 Unborn To-morrow and dead Yesterday.



اسے یار - ز روزگار - باش آسودہ
 زندہ وہ - زمانہ کم خور از - بیہودہ
 چوں کسوت عسبر بر منت خاک شود
 چہ کردہ و چہ گفتہ و چہ نابودہ

بند آلام سے کر - اپنے کو توحید رہا
 کچھ تو آسودگی لازم ہے قریب تیرے قضا
 جامہ عمر جو بوسیدہ ہوا تن پہ ترے
 پھر کے یاد کر کیا تو نے کیا - کیا نہ کیا

بند آلام سے کر اپنے کو تُو جلد رِہا !
 کُछ تو تُو آجُودگی ^۱ لاجِیم ہے کِری تِیرے کُجا ^۲ ،
 جاما اے اُمّ جُو بوسیدہ ^۳ ہوا تَن پے تِیرے !
 فیر کِسے یاد کِی کُیا تُو نے کُیا ' کُیا ن کُیا ॥

ماہوسی ۲ موت کا हाष ۳ پुरانا

! روم پاک اصل و عاقل آ میسر
 وز نا اہلاں - ہزار فرسنگ گریز
 گر زہر و ہد ترا خسر دمند بہ نوش
 ورنوش رسد دوست نا اہل بریز

دوستی اپنی ہر اک عاقل و اشرف سے بڑھا
 دست جہاں کی بے باکی سے دامن کو بچا
 زہر بھی دے جو خسر دمند تو اس کو پی لے
 شہد نا اہل اگر دے تو اُسے منہ نہ لگا

دوستی अपनी हर एक आकिलो अशरफ से बढ़ा ।
 दस्ते जहाँ की बेबाकी से दामन को बचा ,
 ज़हर भी दे जो खिरद में दे तो उसको पीले ।
 शहद नाएहल अगर दे तो उसे मुंह न लगा ॥

چوں آب بہ جو بہار و چوں باد برشت
 روز و گریز عمر من و تو یہ گزشت
 تا من با شمع غم دور و ذہ نخورم
 روزی کہ نہاں است و روزیکہ گزشت

صحرا کی ہوا - نہر کا بہت پانی
 ہے عمر رواں بھی یوں ہی آنی جانی
 دن زیست کے دو - اُن کا یہ ماتم کیسا
 گزری ہوئی کل - ایک جو کل ہے آنی

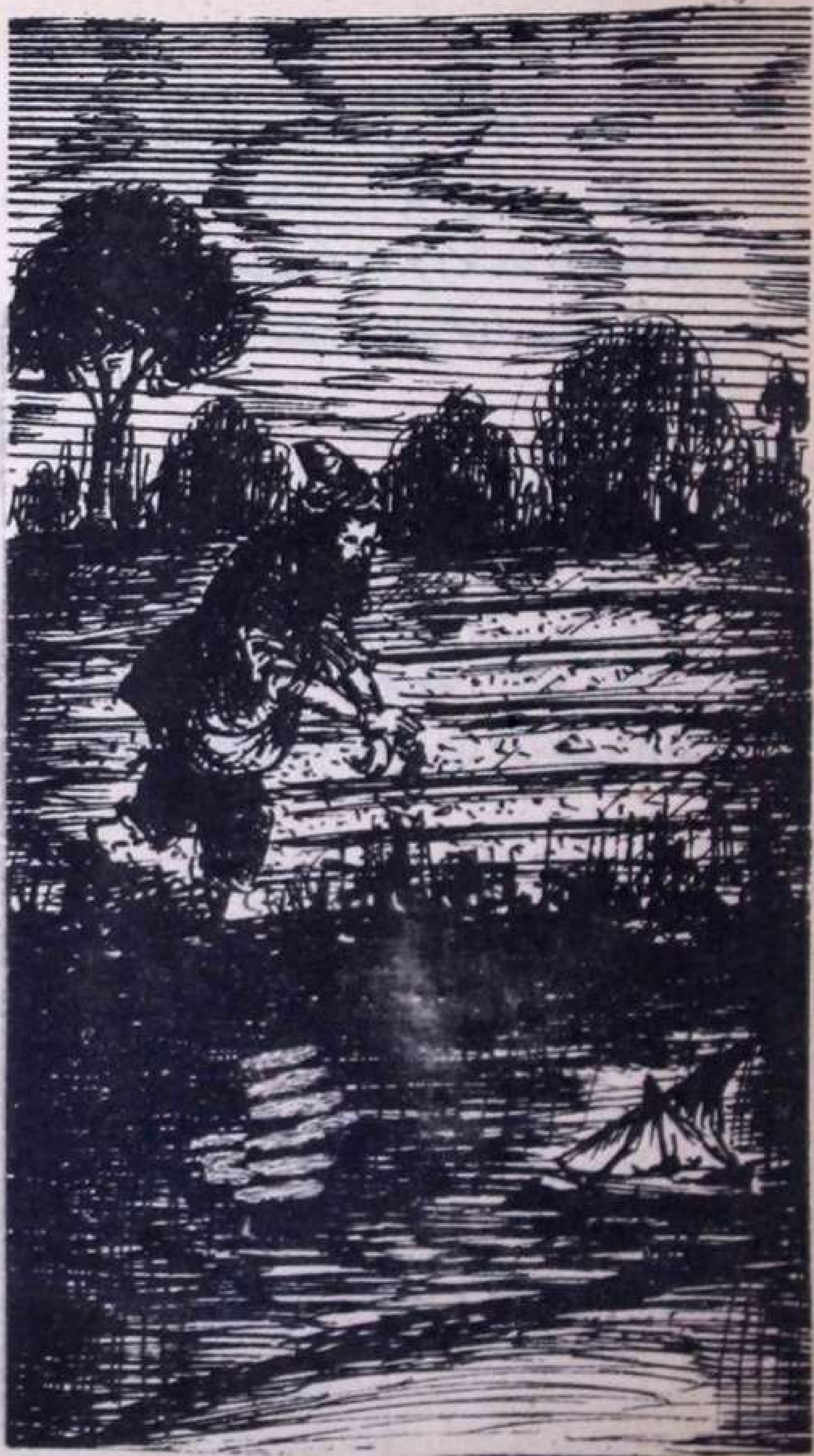
صحرا^۱ کی ہوا نہر کا بہتا پانی !
 ہے عمر رواں بھی یوں ہی آنی جانی ،
 دن زیست کے دو ان کا ماتم کیسا !
 گزری ہوئی کل ایک جو کل ہے آنی ॥

رے گستان

۹۲۹

But if in vain, down on the stubborn floor
 Of Earth, and up to Heav'n's unopening Door.

You gaze To-Day, while you are you—how then
 To-Morrow, when you shall be you no more !



ایزد چو خواست آنچه من خواسته ام
 کے گرد و راست آنچه من خواسته ام
 گر جلد صوابست کہ ۶ د خواسته است
 پس جلد خطاست آنچه من خواسته ام

اُس نے جو چاہا ہوا وہ ۔ مرا چاہا نہ ہوا
 مجھ سے ناکس کی طلب ہوگی نہ ناکس کے سوا
 کار ساز دو جہاں وہ ہے حکیم مطلق
 اس کا ہر فعل بجا میرے قیاسات خطا ۱

وسنے جو چاہا ہوا وہ میرا چاہا نہ ہوا ۱
 منجھ سے ناکس کی طلب ہوگی نہ ناکس کے سوا ،
 کار ساز دو جہاں وہ ہے ہکیوےمطلق^۲ ۱
 وسکا ہر فعل بجا میرے کياسات^۳ ختا^۴ ۱۱

۱ توجھ ۲ پرماتما ۳ کام ۴ اومید ۵ گلت

امشب بر ماست کہ آورد ترا
 وز پرده بدیں دست کہ آورد ترا
 نزدیک کے کہ بے تو در آتش بود
 بچوں باد نمی جست کہ آورد ترا

جذبہ دل شب فرقت میں اٹھ لایا ہے
 جو حجابوں سے تجھے مستوں میں لے آیا ہے
 جو سلگتا تھا تری آتش فرقت میں سدا
 اُس نے ہستی کو مٹا کر ہی تجھے پایا ہے

جذبہ دل شب فرقت میں اسرار لایا ہے۔
 جو حجابوں^۲ سے تجھے مستوں میں لے آیا ہے،
 جو سلگتا تھا تری آتش فرقت میں سدا۔
 اُس نے ہستی کو مٹا کر ہی تجھے پایا ہے ॥

۱ جوداई ۲ आवरण पट

دورانِ چهار دے و ساقی بیچ است
 بے زمرہ نامے عراقی بیچ است
 ہر چند در احوالِ جہاں می نگرم
 حاصل ہمہ عشرت است و باقی بیچ است

بے ساقی دے بیچ ہے ہستی کا نظام
 بے نغمہ جو محفل ہے۔ ہمیں اس میں کلام
 پہنچے ہیں نتیجہ یہ بڑے غور کے بعد
 ہستی نہیں بے ساقی و بے نغمہ و جسام

وہ ساکی او مہ ہے ہستی کا نظام
 وہ نغمہ جو محفل ہے ہمیں اس میں کلام ،
 پہنچے ہیں نتیجہ یہ بڑے غور کے بعد
 ہستی نہ ہی وہ ساکی او نغمہ او جسام ॥



یارِ پ بکثائے برمن از رزق درے
 بے منتِ مخلوق رساں ما حضرے
 از باوہ - چناں مست نگہدار مرا
 کز بے خبری - بنا شدم درد سرے

اللہ نہ محتاج بنانا مجھ کو
 احسان سے دنیا کے بچانا مجھ کو
 دے پیئے کو اتنی کہ سدا مست رہوں
 افکار کی آفت سے چھڑانا مجھ کو

اللہ نہ نا موہتا ج بنانا مُہ کو ۔
 اہسان سے دُنیا کے بچانا مُہ کو ،
 دے پینے کو اتنی کی سدا مست رہوں ۔
 اُفکار^۱ کی آفت سے بھڑانا مُہ کو ॥

تن زن - چو بزیر فلک بے باکی
 مے نوش چو در جہاں آفت ناک
 چوں اول و آخرت بجز خاکے نیست
 انگار کہ بر خاک نئی در خاک کی

دو گر دوں میں مناسب تجھے خوئے تسلیم
 جام سے مال جو آفاتِ زمانہ ہیں عظیم
 تیرا آغاز اسی خاک سے انجم بھی خاک
 یہ سمجھ لے کہ ابھی ہے تر خاک - مقیم

دوہرے گردوں میں مونسیتِ تیرے تسلیم
 جام سے مال جو آفاتِ زمانہ ہیں عظیم
 تیرا آغاز اسی خاک سے انجم بھی خاک
 یہ سمجھ لے کہ ابھی ہے تر خاک - مقیم

۱. تکلیفیں

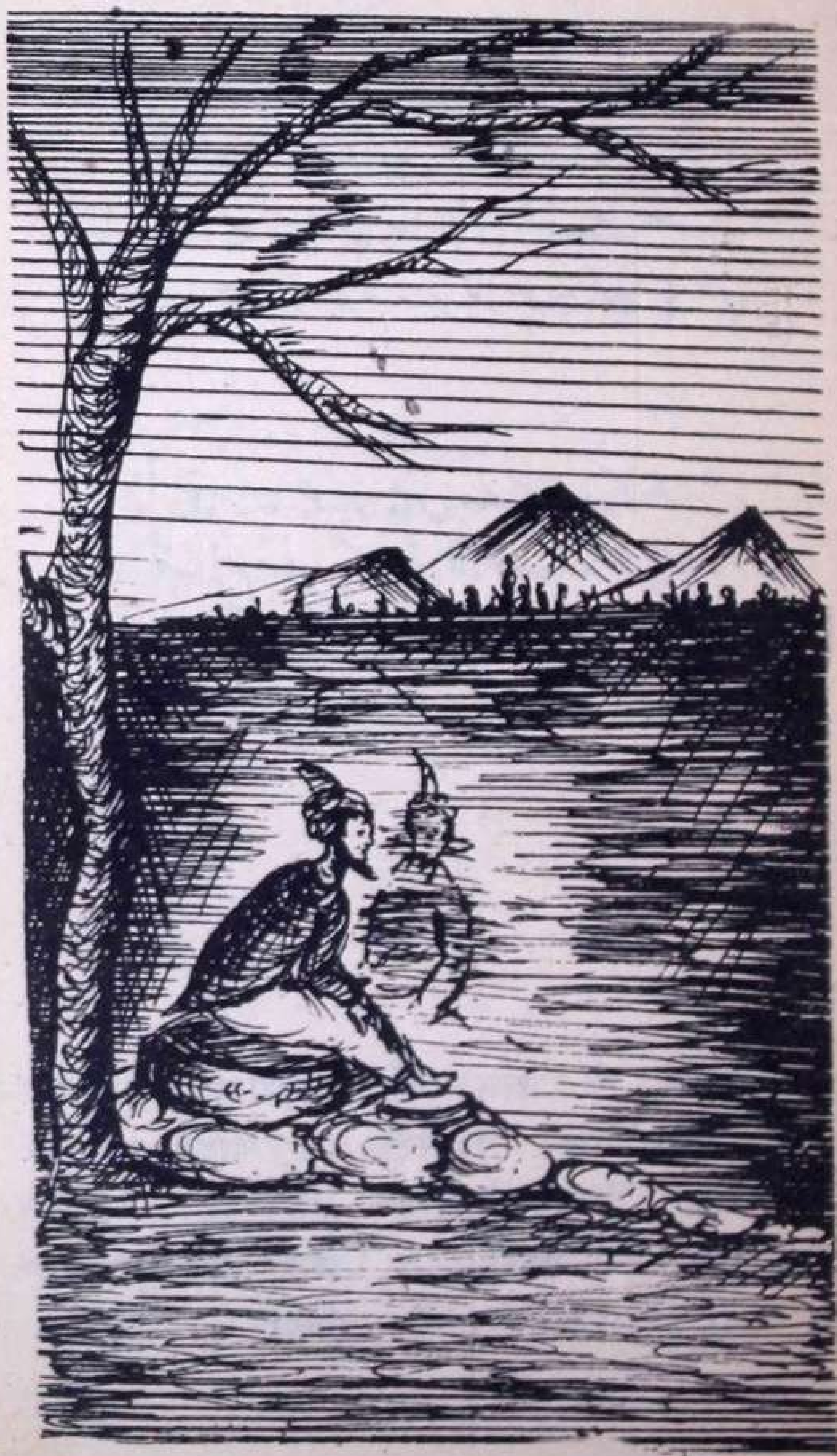
I must abjure the Balm of Life, I must,
 Scared by some After-reckoning ta'en on trust,
 Or lured with Hope of some Diviner Drink,
 To fill the Cup when crumbled into Dust !

دشمن کہ مرا ہمیشہ بد می بیند
حقا کہ نہ از روی خسر می بیند
در آئینہ ورون خودی نگرد
آن صورت مردہ رنگ خوری بیند

میرا دشمن جو سدا بد مجھے بتلاتا ہے
اپنی بد بینی کی یوں شان وہ دکھلاتا ہے
دل کے آئینہ پہ جس وقت وہ کرتا ہے نظر
مسخ چہرہ اسے خود اپنا نظر آتا ہے

मेरा दुश्मन जो सदा मुझे बतलाता है ।
अपनी बदवीनी की यूँ शान को दिखलाता है ,
दिल के आइना में जिस वक़्त वह करता है नज़र ।
मसख^१ चेहरा उसे खुद अपना नज़र आता है ॥

१ बिगाड़ा हुआ



برسنک زدم و دوش - سوئے کاشی
 سرمست بدم کہ کر م ایں ادب کاشی
 یاقین بہ زبان حال می گفت سب
 من چوں تو بدم - تو نیز چوں من باشی

مستی میں جو کل میں نے سب کو توڑا
 تب فہم نے بدمستی کا بھانڈا پھوڑا
 یوں کہنے لگے مجھ سے شکستہ ریزے
 اس دہرے سالم نہ کسی کو چھوڑا

مستی میں جو کل میں نے سب کو توڑا ।
 تب فہم^۱ نے بدمستی کا بھانڈا پھوڑا ،
 یوں کہنے لگے مجھ سے شکستہ ریزے^۲ ۔
 اس دہرے^۳ سالم نہ کسی کو چھوڑا ॥

۱ बुद्धि ۲ टूटे हुए छोटे-छोटे टुकड़े ۳ दुनियाں

ابر لقمے مرا شکستی ر.تی
 بر من در عیش را بہ بستی ر.تی
 بر خاک فگندی سے گلگوں مرا
 خاکم بدہیں مگر تو مستی ر.تی

توڑا خیم سے۔ بادہ پرستی کیسی
 بے کیف سی رہ گئی ہے ہستی کیسی
 اللہ مرے عیش پہ کیوں ڈالی خاک
 خاکم بدہن تیری یہ مستی کیسی

توڑا ^۱خوہے مہی ^۲بادا پرستی کبھی ۔
 بے کیف سی رہ گئی ہے ہستی کبھی ،
 اللہ مرے عیش پہ کیوں ڈالی خاک ۔
 خاکم بدہن تیری یہ مستی کبھی ॥

۱ پھال ۲ شراب پینا

عاقل غم و اندیشہ لاشے نہ خورد
 جسز جامِ لب و پیا پیے نہ خورد
 غم در دل و بارہ در صراحی باشد
 خاکش بر آن سر غم خوردے نہ خورد

عاقل ہے جو دل عیش میں بہلاتا ہے
 جاہل ہے جو دل فکر سے भर ماتا ہے
 ٹھکرا کے صراحی کو نصیب تڑھوڑے
 بد بخت جو مے چھوڑ کے غم کھاتا ہے

آکھیل ہے جو دلِ عش میں बदلاتا ہے ।
 جاہل جو دلِ فکر سے भर ماتا ہے ،
 ٹھکرا کے سوراہی کو موسیبت دے دے ।
 بد بخت^۱ جو مے छोڑ کے غم खाता है ॥

१ بुरے نسیب والا



ما عاشق و مست و دے پرستیم ہم
 در کوے خرابات نشینیم ہم
 بگذشت ز قبح و حسن و از وہم و خیال
 از ما مطلب ہوش کہ مستیم ہم

واسطہ اچھے بُرے کا نہیں دے نوشوں سے
 حفظ ناموس کی تفسیر جنوں کوشوں سے
 کیا کہیں کیسے سمجھدار ہیں یہ دیوانے
 ہوش کی پوچھنے بیٹھے میں جو مدہوشوں سے

واستا अच्छے بुरے کا نہیں منہسوں سے ।
 ہفّج^۱-ناموس^۲ کی تفسیر جنوں کوسوں سے ،
 کیا کہیں کیسے سمجھدار ہیں ایہ دیوانے ।
 ہوش کی پوچھنے بیٹھے ہیں جو مدہوشوں سے ॥

اں نعل در آ بگینہ سادہ بیار
 و اں محرم و مونس - ہر آزار دہ بیار
 چوں مبدائی کہ عالم آمدہ خاک
 بادیت کہ زود بگذرد - یادہ بیار

لا جارم تہی میں ارغوانی بھر دے
 شہ مردہ اُمنگوں جوانی بھر دے
 نتیجہ کو تو خیر ہے کہ ہے عالم فانی
 لا جلدی سے جہاں زندگانی بھر دے

لا جامہ^I تہی میں ارغوانی بھر دے ।
 پشہ مرده اُمنگوں میں جاکنی بھر دے ،
 توجہ کو تو خیر ہے کہ ہے عالم فانی ।
 لا جلدی سے جوں جیاندگانی بھر دے ۱۱

۱ جیاندگی

And if the Wine you drink, the Lip you press,
 End in what All begins and end in-Yes

Think then you are To-Day what Yesterday
 You were—To-Morrow you shall not be less.

افسوس کہ سرمایہ زکف بیروں شد
 در دست اجل ہے حبگر باخوں شد
 کس تا مہر ازاں جہاں کہ پرسیدم ازد
 کا حوالہ مسافران عالم چوں شد

ہستی سے مری موت نے بازی جیتی
 یہ جام فنا عمر نہ کب تک پیتی
 لوٹ آتا عدم سے جو کوئی پوچھتا میں
 جو یاں سے گئے ان پہ کہو کیا . میتی

ہستی سے مہری موت نے باجی جیتی ۔
 یہ جامہ فنا عمر نہ کب پیتی ॥
 لوٹ آتا ادم^۱ سے جو کوئی پوچھتا میں ۔
 جوں یہاں سے گئے انہیں کہو کیا ۥ



صد بار بہ بستم و شکستم تو بہ
 فریاد ہی کند زدستم تو بہ
 دیروز بہ تو بہ شکستم تو بہ
 امروز بہ ساغرے شکستم تو بہ

سو بار یوں ہی توڑ کے جوڑی تو بہ
 اک عمر گزاری کہ نہ چھوڑی تو بہ
 کل توڑا کھٹا تو بہ کی بنا پر ساغر
 پھر آج اسی ساغر نے ہے توڑی تو بہ

سو بار یوں ہی توڑ کے जोड़ी तोबा ।
 इक उम्र गुजरी कि न छोड़ी तोबा ,
 कल तोड़ा था · तोबा की बिनाह पर सागर ।
 , फिर आज उसी सागर ने है तोड़ी तोबा ॥

مارا گو بند دوزخی باشد مست
تو یست خلاف - دل درد متواں بست
گر عاشق مست دوزخی خواہد بود
فردا بینی بہشت ہایچوں کف دست

مستوں کو جہنمی بنانے والے
جنت کو بڑے ٹھاٹھ سے جانے والے
مشر میں خدا والے ملیں گے کتنے
ویرانے سے فردوس بنانے والے

مستی	کو	جہنمی	بنانے	والے	۱
جہنم	کو	ٹاٹ	سے	جانے	والے ۱۱
مہشیر ^۱	میں	خود	والے	میلے	کتنے ۱
ویرانے	سے	فردوس ^۲	بنانے	والے	۱۱

प्रत्य २ स्वर्ग

ایام شباب رفت و خیل و چشمش
تلخ است مرا عیش و دے می چشمش
ایں قامت ہچو نیسرم گشتہ کماں
زہ کردہ ام از عصا و خوش می کشش

پیری نے سرد کر دیں اُنکیں شباب کی
پہلا سا کیف ہے وہ مستی شراب کی
تھا تیر سا جو قد وہ بنا جھک کے اب کہاں
شیرازہ بندی کیا ہو پرانی کتاب کی

پیری نے سرد کر دیں اُمنگے شباب کی ।
پہلا سا کیف ہے نا وہ مستی شراب کی ॥
یا تیر-سا جو کہ وہ بنا بھوک کے اب کہاں ।
شیرازہ بندی^۱ کیا ہو پुरانی کتاب کی ॥

۱ بیلری ہڈی کو جوڑنا



آباد خرابات زے خوردن ماست
 خون دو هزار توبہ رگزدن ماست
 گرمی نہ کنم گناہ رحمت چه کند
 آرایش رحمت زگنه کردن ماست

میخانه کی عظمت ہے ہمارے دم سے
 توبہ کی لطافت ہے ہمارے دم سے
 موقوف گناہوں پہ ہے خالق کا کرم
 سج پوچھیں تو رحمت ہے ہمارے دم سے

میخانہ کی اجمت^۱ ہے ہمارے دم سے ।
 توبہ کی لطافت^۲ ہے ہمارے دم سے ،
 موقوف^۳ گناہوں پہ ہے خالق کا کرم ।
 سچ پوچھیں تو رحمت ہے ہمارے دم سے ॥

۱ مان ۲ نجاقت ۳ دم سے

رستم بہ خرابات بہ ایسان درست
 ز تار مغان را بہ میاں بستم چست
 شاگرد خرابات زہد نامی من
 رستم بدر افگند و خرابات بہشت

شکل زاہد مجھے مسیخانہ میں جب پایا گیا
 کیا کہوں کیسی بڑی طرح نکلوایا گیا
 اس بھی بس نہیں۔ رندوں کی شرارت دیکھیں
 جام توڑے گئے اور فرش بھی دھلوا یا گیا

شکلے جاہد مہمے مہمے خانے میں جب پایا گیا ،
 کیا کہوں کبھی بوری طرح نکالوا یا گیا ۔
 اسے ہی بس نہیں رندوں کی شرارت دیکھو ،
 جام توڑے گئے اور فرش بھی دھلوا یا گیا ॥

۱ نسیہت کرنے والا

اے دوائے برآں دل کہ درد سوزے نیست
 سودا زدہ ہر دل افروزے نیست
 روزے کہ توجے بادہ بسر خواہی برد
 ضائع ترازاں روز - ترا روزے نیست

دل مُردہ ہے وہ - جس میں کہ کچھ سوز نہیں
 کیا آئینہ گر عکس دل افسروز نہیں
 جو دن بھی پیئے بغیر اپنا گذرا
 بیکار تر اس روز سے اک روز نہیں

دیل مُردا ہن وہ جس مین کُھ سوج نہی ۱
 کُیا آئینا گر اُکسے ۱ دیل اُفروز نہی ۱۱
 جو دین بھی پیے بگیر اپنا گُجرا ۱
 بیکار تر اس روج سے اک روج نہی ۱۱

گر بادہ خوری لو با خسر دمنداں خور
یا با صنیے سادہ رخ و خنداں خور
بسیار مخور، ورد کن، فتاش مساز
اندک خورو، گہ گاہ خورو، پنہاں خور

جوئے کا شوق ہے پی جا کے ذمی شعوروں میں
گلوں کی چھاؤں میں یا ناشگفتہ خوروں میں
نہ ڈگڈگا کے جو عسارت پڑے بھرم جائے
چھپا کے تھوڑی سی، وہ بھی نہ جی حضوروں میں

جو مہ کا شوق ہے پی جا کے جیہڑوں^۱ میں ।
گلوں کی छात्रों میں یا ناشگفتہ خوروں میں ،
نہ ڈگ ڈگا کے جو عسارت پڑے بھرم جائے ।
چھپا کے थोड़ी سی وہ بھی نہ جی ہجڑوں میں ॥

دوسرے ہوسبتاں چو حورم باد
 بردست ہمیشہ آب انگورم باد
 گونبدکساں - مرا خدا توبہ دہا
 ادخود نہ دہد - من نہ کنم دورم باد

جام میں میرے سدا بادۂ انگور ہے
 دل کے ویرانے میں آباد یہی حور ہے
 لوگ کہتے ہیں کہ توبہ کی خدا دے توفیق
 میرا کہنا ہے - یہ توفیق ابھی دور ہے

جام میں میرے سدا واہا ۛ - انگور رھے ۛ
 دل کے ویرانے میں آباد یہی ہر رھے ۛ
 لوگ کہتے ہں کی توبا کی خدا دے توفیق ۛ
 مہرا کہنا ہ ۛ یہ توفیق अभी دور رھے ۛ

تا بارِ شراب جاں نزاہیم نہ دہ
 صد بوسہ فلک پر سرو پایم نہ دہ
 گونبد کہ توبہ کن - اگر وقت آید
 جوں توبہ کنم - اگر خدا یم نہ دہ

میرا ساتی جسے - جب تک بھی سرفراز کرے
 کب یہ ممکن کسی باغی سے وہ کچھ ساز کرے
 کیوں یہ اصرار ہے - رتے ہوئے توبہ کرلو
 بھوڑ بھی اس کو جسے حق بھی نظر انداز کرے

۹۲۹

میرا ساکی جیسے جب تک بھی سرفراز کرے ।
 کب یہ ممکن کسی باغی سے کچھ ساز کرے ॥
 کیوں یہ اصرار ہے مرنے والے توبہ کر لو ۛ
 بھوڑو اسکی جیسے ہک بھی نظر انداز کرے ॥

ہم دست من تشنہ بجائے نہ رسید
 ہم پائے تنہا یہ مقام سے نہ رسید
 داں دل کہ بکا نہ بود در ناکامی بود
 ہم عاقبت الامر بہ کاسے نہ رسید

پاسے ہی رہے ہاتھ نہ آیا کوئی جام
 کوشش پہ بھی پایا نہ تمنا نے مقام
 ناکامی سے جو دل تھا شکستہ پہلے
 مایوسیوں نے اور بنایا ناکام

پاسے ہی رہے ہاتھ نہ آیا کوئی جام ।
 کوشش پہ بھی پایا نہ تمنا نے مقام ॥
 ناکامی سے جو دل تھا شکستہ پہلے ۱
 مایوسیوں نے اور بنایا ناکام ॥

۱ ٹوٹا हुआ

With them the seed of Wisdom did I sow,
 And with mine own hand wrought to make it grow
 And this was all the Harvest that I reap'd—
 "I came like Water, and like Wind I go."



شب نیست کہ آہ من نہ جو زانہ رسد
 وز گریہ من . سیل بہ دریا نہ رسد
 گشتی کہ بہ تو . بادہ خورم . پس فردا
 شاید کہ مرا عمر بہ فردا نہ رسد

خون دل اپنا ترے ہجر میں کب تک میں پویں
 تابہ کے . زخم جگر تارِ تمنا سے سیئوں
 اب نہ ترسا مرے ساتی مجھے پرسوں پہ نہ ٹال
 کیا ٹھکانہ ہے میں کل تک کبھی جیوں یا نہ جیوں

سونے. دل اپنا تیرے हिज्ज में कब तक मैं पियूँ ।
 ताबके ज़रमे ज़िगर तारे तमन्ना से सियूँ,
 अब न तरसा मेरे साक़ी मुझे परसों पे न डाल ।
 क्या ठिकाना है मैं कल तक भी जियूँ या न जियूँ पी

ہائے بکنار و جوی باید لود
 از غمتہ کنارہ جوئے می باید لود
 این نزہتِ عمر ما چو گل و روز است
 خنداں لب دمانہ روئے می باید لود

اتھا نہیں کہ غم پہ مسرت کو دار دو
 ہر اک شکست ساغر سے سنوار دو
 کس دن کی زندگی ہے یہ۔ کے دن کی ہے بہار
 رونے سے فائدہ نہیں ہنس کر گزار دو

अच्छा नहीं कि नाम पे मुसरंत को दार दो ।
 हर इक शिकस्त सागर-मय से संवार दो ॥
 कै दिन की जिन्दगी है यह कै दिन की है बहार ।
 रोने से फायदा नहीं हंस कर गुज़ार दो ॥

A Moment's Halt—a momentary taste
 Of being from the well amid the Waste.

And Lo !—the phantom Caravan has reach'd
 The Nothing it set out from—Oh, make haste !

بت خانہ و کعبہ - خاندانہ بندگی است
 ناقوس و اذان - ترانہ بندگی است
 محراب و کلیسا و - تسبیح و صلیب
 حقا کہ ہر نشانہ بندگی است

جو قیدِ مکاں سے ہلاتر، پھر اُسکے لئے کا شانا کیا
 دل جسکا بھکا ہے اسکی طرف پھر کعبہ کیا تبخا نہ کیا
 ناقوس و اذان سب ایک ہی ہیں - تسبیح کہاں کی قسط کیا
 جس زند کو ہے پینے سے غرض - پھر چلو کیا پیمانہ کیا

جو کد-مکاں سے بالہا تر फिर उसके लिए
 काशना¹ क्या ।
 दिल जिसका भुका है उसकी तरफ फिर कावा क्या
 बतखाना क्या,
 नाकूश¹ व अजां सब एक ही है तसबीह² कहाँ की
 कशका क्या ।
 जिस रिद को है पीने से गरज चुलू क्या
 पैमाना क्या ॥

१ रहने का ठिकाना २ शस्त्र की आवाज ३ माला



کس مشکل اسرار ازل را نہ کشاد
کس یک قدم ار نہاد۔ بیرون نہ نہاد
من می نگرم ز مبتدی۔ تا استاد
عجز است بدست ہر کہ از مادر ز ادا

اسرار ازل کو کسی نے کھولا
اس را ز گو میزان پہ کس نے تو لا
شاگرد کو استاد کو سب کو دیکھا
اک نکتہ آخر پہ نہ کوئی بولا

असरार^१ अजल को न किसी ने खोला ।
इस राजा को मिज्ञान^२ पे किसने तोला,
शागिर्द को उस्ताद को सबको देखा ।
इक नुक्ता—आखिर पे न कोई बोला ॥

१ मौत के राज २ मापने की कल

Myself when young did eagerly frequent
Doctor and Saint, and heard great argument
About it and about ; but evermore
Came out by the same door where in I went.

گرے نخوری طعنہ زن مستان را
 گر دست دید تو به گنم نیرداں را
 تو فخر بدی کن که من گے نخورم
 صد کار کنی که غلام است آرا

ہے فخر اسی پر کہ تو گے خوار نہیں
 ہندوں کی بھی تو بہ کوئی دشوار نہیں
 اعمال وہ تیرے ہیں کہ شر ہے شراب
 صد شکر کہ ہم رند ریاسا نہیں

ہے فرک اسی پہ کہ تُو مہسار نہیں ۔
 رندوں کی توہا کوئی دُشوار نہیں،
 اعمال وہ تیرے ہیں کہ شر ہے شراب ۔
 صد شکر ہم رند دیاکار نہیں ॥

مے خوردن دگر دگر خاں گردیدن
 بہتر ز ہزار زاہدی - ورنہ بدین
 گرم مردم میخور - بہ دوزخ باشند
 بس روئے بہشت را کہ خواہد و بدن

مے پینا اور بھٹکنا حسینوں کی چاہ میں
 بہتر ہے تیرے زہد سے میری نگاہ میں
 مے خوار دوزخی ہیں تو زاہد مجھے بتا
 ویرانیاں بڑھائے گا جنت کی راہ میں

مے پینا اور بھٹکنا ہستیوں کی چاہ میں ।
 بہتر تیرے جہد سے میری نگاہ میں،
 مہسار^۱ دوجسبی^۲ ہیں تو جاہد مجھے بتا ।
 ویرانیاں بڑھایگا جنت کی راہ میں،

برگسیر پیالہ و سبواے دل جوئے
 بخسرام بسوئے سبزہ زار دل جوئے
 یکن چرخ کہ صورت بتاں ہر دے
 صد یار پیالہ کرد صد یار بسوئے

کچھ لطف ہے کشتی ہے تو فصل بہار میں
 لے ساغر و سبو کو چلیں سبزہ زار میں
 جان بہار چرخ عداوت پہ ہے تولا
 یہ خوشدلی ملے گی نہ ڈھونڈے ہزار میں

کُछ لُطف مَکِشِی ہِے تُو فِسلے بَہار مَیں ।
 لے ساگر و سبُو کو چلے سَہْجَا جَار مَیں،
 جانے بَہار چرخِ اَدَاوت پَہ ہِے تولا ।
 یہ خُش دِلی مِلے گی نہ ڈھونڈے ہزار مَیں ॥

۱ آکااش

I sometimes think that never blows so red
 The Rose as where some buried Ceasar bled
 That every Hyacinth the Garden wears
 Dropt in her Lap from some once lovely Head.

ہر چند ز دست و ہر غم کش باشی
 و ز جور و جفا کے چرخ ناخوش باشی
 ز بہار ز دست ناکساں آب زلال
 برب مچکاں - اگر در آتش باشی

آلام و حوادث کا جو ہو جائے شکار
 ہر چند مخالف بہاں کی رفتار
 بھولے سے بھی احسان کیلئے کا نلے
 ہوتی ہو اگر آگ بھی تھ پر گلزار

پرالاموں ہوا دس کا جو ہو جاوے شکار
 ہر چند مخالف جہاں کی رفتار،
 بھولے سے بھی اہسان کمی نے کا نلے
 ہوتی ہو اگر آگ بھی تھ پر گلزار ॥

ہنگام سپیدہ دم - خسروں سحری
 دانی کہ چہرا ہی کند نوحہ گری
 یعنی کہ نمودند در آئینہ صبح
 کز عمر شبہ گذشت و توبہ خبری

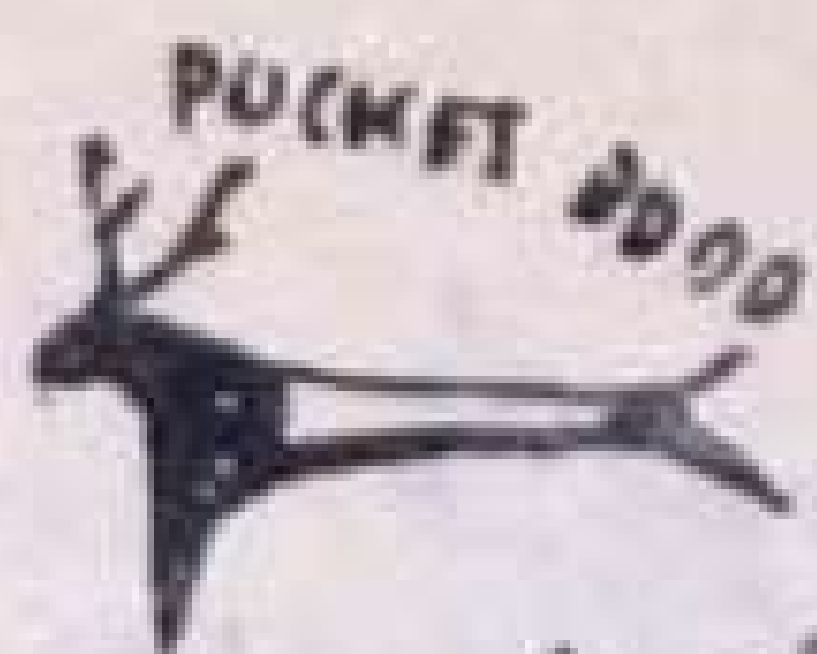
سمجھا بھی تجھے مرغِ سحر نے جو صدادی
 کیا کہتا ہے ہر صبح یہ قدرت کا منادی
 عاقل ترا ہنگامِ سفر دور نہیں ہے
 گردوں نے تری عمر کی شب اور گھٹادی

سامبھا بھی توجھے مرغِ سحر نے جو بھی سزا دی ।
 کیا کہتا ہے ہر صبح یہ قدرت کا منادی،
 عاقل تیرا ہنگامِ سفر دور نہیں ہے ।
 گردوں نے تیری عمر کی شب اور گھٹا دی ॥

اے دل سے دہشتوں مکن در باقی
 سا دس رہ کن د مکن ز ر ا قی
 گر پیر و احمدی - خوری جام شراب
 ز اں حوض کہ مرتضیٰ شش باشد سانی

یہ کیا مذاق شاہد دے کا فقیر سے
 آسودگی یہ دور ہے میرے خیر سے
 حور و قصور مجھ کو دلائیں گے مستطفا
 کوثر پہ جام لوں گا جناب امیر سے

یہ کجا مजाك ساہدومہ کا فکیر سے ।
 آسودگی یہ دور ہے میرے خیر سے،
 ہر کسور مہ کو دلاہیں گے مستفا ।
 کوسر پہ جام لؤگا جनावہ امیر سے ॥



مشورہ بکس

کرشن چندر	(افسانے)	مکرانے والیاں
عادل رشید	(ناول)	چندن نامہ
کرشن گوپال عابد	(ناول)	ایک سنسی ہزار آنسو
اکرم الہ آبادی	(جاسوسی ناول)	ایوا ہول کی روح
زینحہ حسین	(ناول)	میرے منم
شرت چندر	(ناول)	براج بہو
شکیر	(ڈرامہ)	رومیو جولیٹ
پروفیسر واقف	(شاعری)	عمر خیام کی رباعیات
مرزا غالب	(شاعری)	دیوان غالب
سعادت حسن منٹو	(فلمی دنیا کے سچے حالات)	منٹو اور فلمی شخصیتیں
مرزا داغ	(شاعری)	دیوان داغ
حضرت ذوق	(شاعری)	دیوان ذوق
غلام محمد اکبر اقبال	(شاعری)	بانگ درا
کرشن چندر	(ناول)	عندرا
کرشن گوپال عابد	(ناول)	پوجا
اکرم الہ آبادی	(جاسوسی ناول)	سینکھ سنس ستارہ
نسیم انہو نوی	(ناول)	کشور
شرت چندر	(ناول)	بڑی دیدی
شکیر	(ڈرامہ)	ہمیلٹ (خون کا خون)
سعادت حسن منٹو	(افسانے)	منٹو کے افسانے
مظفر ہاشمی	(ناول)	گمراہ

قیمت فی کپی - 1/-

مشورہ بک ڈپورا منگر، گاندھی نگر پوسٹ بکس - 1639 دہلی 6

دستکاری۔ ڈاکٹری طبی و مختلف ہنروں کی نظر

اردو کتابیں

مشورہ بک پو کی بڑے سائز 20x30 پر چھپی ہوئی کتابیں 16

ایلو پتھک میڈیکل ڈکشنری 4/50

دندان سازی 5/-

پینٹ ادویات 4/-

سلفا ڈرگز 3/25

ڈامن گائیڈ 4/-

اسٹیکوپ گائیڈ 3/-

پینی سی لین گائیڈ 4/25

بخار و تھرمائیٹر 2/75

ایلو پتھک لیڈی ڈاکٹر 5/75

علم موسیقی کی کتابیں

مارمونیم گائیڈ 4/-

بیجو عرف جاپانی بیانا سکھانا 3/-

بانسری گائیڈ 3/-

ڈائلین گائیڈ 3/-

(ہر کتاب کا محصول ڈاک الگ ہوگا)

انگریزی ہندی بولنا سکھانیوال کتابیں

اردو سے انگریزی خط و کتابت 4/-

اردو انگریزی گرائمر 4/-

فائنٹ انگریزی بولنا سکھو 4/-

اردو انکشاف ٹیچر 4/-

سارو پیہ میں میرک پاس 7/-

اردو ہندی ٹیچر 3/-

ایلو پتھک ڈاکٹری مکتب (اردو میں)

ایلو پتھک پریکٹس آف میڈیسن 7/50

ایلو پتھک میڈیکل میڈیکا 7/50

ایلو پتھک انجکشن بک 7/75

ایلو پتھک کمپونڈر گائیڈ 7/50

آئی ڈاکٹر 4/-

بلڈ پریشر 3/25

ایلو پتھک مائنر سرجری 6/-

منگانی کا مشورہ بک پو۔ رام نگر، کاندھی نگر، پوسٹ 1639، دہلی

زراعتی۔ طبی کتبوں کا عظیم ذخیرہ

مشورہ بکڈپو کی بڑے سائز 20x30 پر چھپی ہوئی کتابیں۔۔۔
16

5/-	سبز یوں کی کاشت	جرطی بوٹیوں سے علاج کی کتابیں
4/50	علاج الموشی	5/- اصلی مخزن حکمت
	عرف	4/- طب الغریبا
	طبی موشی	5/- مکمل جرطی بوٹی
4/-	طبیبت مرغی خانہ	6/- طب یورپ ایشیا عرف مخزن چاند
4/-	کامیاب مرغی خانہ	ایور ویدک ڈیوسو میچک انجکشن بک
4/-	تجارتی مرغی خانہ	جرمن طب
3/-	ڈیری فارم	باغبانی و زراعت کی کتابیں
3/-	ایمزیم سلیفٹ (ولانتی کھاد)	5/- پھلوں کی کاشت

پیشہ پیشہ کی جرطی بوٹیوں سے علاج کرنا سکھانے والی نایاب کتابیں

رسالہ بانہ ۲۷ نمبر	رسالہ آملہ ۲۷ نمبر	رسالہ کیکر ۲۷ نمبر	رسالہ اندھ ۲۷ نمبر
مہولی	اجوائن	ازندہ	دھتورہ
پیاز	سوفن	ستیا ناکا	آک
نہا کو	کھلوار	کاجر	نیم

نوٹ: ایک ساتھ ۱۰ کتابوں کا پورا سیٹ خریدنے پر سوا ڈاکھرج پانچ روپیہ بچاؤ ہے۔ یہی کی جادگی

یکھتی باڑی کا کام کر نیوالوں کو مال کر نیوالی کتابیں

سنگر دکی باغبانی ۵۷ نمبر	بیوں کا باغ ۵۷ نمبر	پان کی کاشت ۵۷ نمبر	دس ایکڑ زمین ۵۷ نمبر
آم کی باغبانی	سید کی باغبانی	شہر کی کھیتی پریش	ایکڑا رہا ہو کر کھاؤ
انار کا باغ	انس کی باغبانی	پھولوں کی باغبانی	پھولوں کے دشمن
پیتہ کی کھیتی	انگور کی باغبانی	کھادیں اسکا استعمال	ان کا علاج

نوٹ: ایک ساتھ ۱۰ کتابوں کا پورا سیٹ خریدنے پر سوا ڈاکھرج ۶ روپیہ کی دیکھنی کی جادگی

پر کتاب کا محمولہ ڈاک { مشورہ بکڈپو رام نگر، کانڈی نگر، سیکٹر ۱۶۳۹ دہلی }
الگ سے دیکھا

دستکاری۔ ڈاکٹری۔ طبی و مختلف ہنر و فنی

لے لیٹر اردو کتابیں

مشورہ بکڈپوسٹ بڑے سائز 30x20 پر چھپی ہوئی اردو کتابیں۔

4/-	لانڈری ڈرائی کلیننگ	5/-	دلیسی انگریزی صابن بنانا
3/-	رہنمائے شاعری و افسانہ نویسی	2/75	بن بھلی کاریٹھ پو بنانا
3/50	گھڑی سازی	4/-	اچار مرتبہ چٹنی بنانا
5/-	آتش کے عجیب و غریب کھیل	4/50	خوشبودار تیل و عطر بنانا
4/50	کپڑے چھاپنے رنگے کا ہنر	3/75	آئینہ سازی دمنہ دیکھنے کے شیشے بنا
3/25	رنگ برنگی آتش بازی	2/50	خوشبودار دھوپ و اگر تبنانا
5/-	راز روزگار	3/50	بیکری (کیک بسکٹ بنانا) کائیڈ
3/-	ہلاک بنانے کا کام	3/50	کٹائی سلائی سکھانا
4/50	مصدوری و سائن بورڈنگ	3/-	نیوفیشن بک
3/-	پان کے خوش ذائقہ مصالحے بنانا	3/50	موم بتیاں بنانا
3/25	ٹوٹ پالش بنانا	3/50	سوڈا لیمن شربت بنانا
3/50	گورے اور خوبصورت بننے کے راز	3/25	تباکو اور اس کے مرکبات
3/-	چمڑے کا کام	3/50	بنگالی و انگریزی مٹھائیاں بنانا
5/-	بادرچی خانہ	3/75	روشنائی سازی
2/50	رنگ زار نش	3/50	کٹہ سازی

ہر کتاب کا محصول ڈاک { مشورہ بکڈپوسٹ } رام نگر، کانڈھی نگر، پوسٹ کس دہلی 6
انک ہوگا



پروفیسر واقف مرد آبادی نے مہور

جذبات عمر خیام کی رباعیات کا ترجمہ کیا۔ جس نے
ہندوستان بھر کے ادبی حلقوں سے خراج تحسین
ماہل کیا۔ اور جسے ہر فرد و بشر نے پسند کیا۔

خیام کے اس مجموعے کی بے پناہ مقبولیت
کے بعد اب جناب واقف صاحب اسی سلسلہ کا
دوسرا حصہ پیش کر رہے ہیں۔ زبان کی روانی....

جذبات کا بہاؤ اور فن کی صلاحیت
رباعیات خیام کی یہ دوسرے

نیشنل مکتب میں ہمیشہ نضرہ جاوید